REGD No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۳۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ״
ممالک غیر -/۸ ״
فی پرچہ
۱۵ نئے پیسے

۵ ظہور ۱۳۴۴ہش	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۵ھ	۵ اگست سنہ ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ر اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۳۱ر جولائی بوقت سوا آٹھ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

"کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ حضور کچھ نقاہت محسوس فرماتے رہے۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۔ ۳ر اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

"میں نہایت ہی نیک خواہشات کے ساتھ پریم بڑھانے والے اس جلسہ کا ادگھاٹن کرتا ہوں"

اتر پردیش کی احمدیہ صوبائی کانفرنس میں میئر کانپور جناب سردار اندر سنگھ صاحب کی

افتتاحی تقریر

کانپور شہر میں بتاریخ ۱۷ر۱۸ر جولائی اتر پردیش کی احمدیہ صوبائی کانفرنس منعقد ہوئی جس کا افتتاح کانپور شہر کے میئر جناب سردار اندر سنگھ صاحب نے فرمایا۔ کانفرنس کے پہلے روز "سیرت پیشوایان مذاہب" کا جلسہ مقرر کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر جناب میئر صاحب نے جو پُر لطف افتتاحی مقالہ پڑھ کر سنایا احباب جماعت کی دلچسپی کے لئے اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ کانفرنس کی دوسری مفصل رپورٹ اندر کے صفحات میں ملاحظہ فرمائی جائے۔ (ایڈیٹر)

جناب سردار اندر سنگھ صاحب میئر کانپور نے فرمایا:-

"ہندوستان کی ترقی میں ایکتا۔ اتحاد اور پریم کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ ہمارا اتہاس بتاتا ہے کہ جن قوموں اور دیشوں نے ایکتا اور اتحاد کو چھوڑ کر پرسپر دروہ (باہمی اختلاف) اختیار کیا وہ قومیں اور دیش ترقی نہیں کر سکے۔ سری گورو نانک جی مہاراج جنہوں نے اپنی زندگی ہندوستان میں بسنے والی قوموں میں اتحاد اور ایکتا کے لئے صرف کی فرماتے ہیں:

"نیچے کی مہاں برت نہ سا کوں، نانک سے پریلا جپنی بی تاپ اور اتحاد کی تعریف نہیں کر سکتا یہ دور سے دور اور بلند سے بلند ہے۔"

ہمارا دیش ایک لمبی جد وجہد کے بعد آزاد ہوا ہے اور اس میں رہنے والے مختلف جاتیوں۔ قوموں اور دھرموں میں تقسیم ہیں اگر ہم سب مل کر دیش کی سیوا کریں تو ہمارا دیش آزاد ممالک کی صف اوّل میں آ سکتا ہے

جماعت احمدیہ ایک دھارمک سنستھا ہے جس کے سنستھاپک (بانی) پنجاب کے ایک بزرگ جناب مرزا غلام احمد صاحب پیدا ہوئے ہیں۔ جناب مرزا صاحب کی دور بین نگاہ نے اس وقت جبکہ انگریز مسلمان اور ہندوؤں کے درمیان پھوٹ ڈال رہا تھا یہ بھانپ لیا تھا۔ کہ انگریز مذہب کے نام پر ان دو بڑی قوموں کو لڑوانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں آپ نے اپنے ایک مشہور لیکچر میں جو "پیغام صلح" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ہندوستان کے باشندوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ مذہبی لحاظ سے ہم لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا رب العالمین ہے اور اس نے اپنے بندوں کی روحانی ربوبیت کے لئے ہر جگہ اپنے نبی پیغمبر اور اوتار دنیا میں بھیجے ہیں۔ چنانچہ جس طرح یہ مقدس لوگ عرب کی سر زمین میں ہو گئے ہیں اسی طرح ہندوستان۔ چین۔ جاپان اور ایران وغیرہ میں بھی ہوئے اس لئے ان وجودوں کی عزت کرنا ہم سب کا فرض ہے اور جب ہم ایک دوسرے کے رشیوں۔ منیوں۔ نبیوں اور اوتاروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے تو یقیناً ہمارے دلوں میں جو ایک دوسرے کے خلاف نفرت ہے وہ دور ہو گی۔

چنانچہ آپ اسی مشہور لیکچر میں فرماتے ہیں:-

"ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں اُن کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے تو بس یہی دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی ...... اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں (پیغام صلح)

پھر آپ نے لکھا ہے:-

"ایسا ہی آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنکی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے اور ان کے معجزات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانک صاحب ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدا اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا اور وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے کے لئے آیا تھا (پیغام صلح)

جماعت احمدیہ نے اپنے بانی کی تعلیم کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال پیشوایان مذاہب کے نام سے ایک دن منایا جائے ایک ہی پلیٹ فارم سے ہر مذہب کے پیشواؤں کو خراج عقیدت پیش کیا جاسکے اور اس طرح پریم کا راستہ کھولا جاسکے۔

آج ہم اسی غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ کے سامنے مختلف مذاہب کے نمائندے آئیں گے اور مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت دکھلا کر پیش کریں گے جس سے آپ پر یہ واضح ہو گا کہ ان سب بزرگوں نے ہمارے سامنے پریم اور محبت کا راستہ رکھا ہے اور کسی بزرگ نے ایسا رستہ بیان نہیں کیا جس سے ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہو۔

پس ہمیں دیش بھائیوں کو پریم کا وہ مشعل ہے جو سارے دیش روشن کرتا ہے اور پریم وہ پارس پتھر ہے کہ جس خوش قسمت دیش اور قوم کو حاصل ہو جائے وہ اُنتی کے شکھر (ترقی کی انتہا) پر پہنچ جاتا ہے۔

میں نہایت ہی نیک خواہشات کے ساتھ پریم بڑھانے

احمدی مسلمانوں کے ۵۷ مشن مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں

(اخبار الجمعیۃ دہلی میں شائع شدہ ایک اہم خبر)

"لندن ۹ر جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ہفتہ کے دوران لندن کی مسجد میں احمدیہ مسلمانوں کی ایک سالانہ کانفرنس ہو گی اس وقت اس فرقہ کے ۵۷ مشن مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں یورپ جہاں ان کی مغربی جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزر لینڈ اور اسپین میں برانچیں موجود ہیں۔ برطانیہ میں ان کی برانچوں کی تعداد ۱۸ ہے یورپ میں کام کرنے والے احمدی مبلغ ہر سال ایک کانفرنس منعقد کرتے ہیں بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفر اللہ خاں اس کانفرنس میں افتتاحی خطبہ پڑھیں گے۔" (الجمعیۃ دہلی ۱۲ جولائی)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ناز آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۵ راگست ۱۹۶۵ء

دُنیا بگڑ چکی، اس کی اصلاح کیونکر ہو!!

گھر سے نکل کر بازار جاؤ۔ بس پر سوار ہو یا ریل کا سفر کرو، کسی مجلس میں بات چیت کر دیکھئے دس کے دس آدمی ایسے ہوں گے جو کبھی دنیا کے بگاڑ پر آنسو بہاتے اور طرح طرح کی بداخلاقیوں کے ذکر پر کانوں پر ہاتھ رکھیں گے۔ ہر شخص ہی اس فساد اور بگاڑ سے پریشان خاطر ہے۔ اور سبھی لوگ دل سے اس بات کی تمنا رکھتے ہیں کہ دُنیا جلد از جلد اس ابتر صورت حال سے نکل جائے لیکن شر و فساد اس قدر جڑ پکڑ چکا ہے کہ محض تمنا یا آرزو کے نتیجہ میں دنیا کا نقشہ بدل جانا ممکن نہیں۔

بات بالکل صاف ہے جس شجرہ خبیثہ کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل چکی ہوں ایک ایک دل اس کی فتنہ سامانیوں سے متاثر ہو چکا ہو اس کی جڑوں کے پھیلاؤ کا بھی اس کے مطابق ہونا لازمی ہے جن کے استیصال کے لئے بہت بڑی قوت اور طاقت کی ضرورت ہے! اب بتائیے وہ طاقت آئے کہاں سے تا دُنیا اس مصیبت سے نجات پائے اور انسانیت کی اعلیٰ قدریں روشن ہوں۔ اور اشرف المخلوقات کی دبی ہوئی نیک صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہو!!

دنیا میں ایسے افراد کی کمی نہیں جن کو اس خطرناک صورت حال کے باوجود ذرہ بھی احساس نہیں دُنیا کی بے شمار بداخلاقیوں میں سے انہیں شاید کوئی بھی بری نہ لگتی ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دلوں سے وہ نازک احساسات مٹ گئے جس کے سبب وہ برائی بھلائی کا امتیاز کھو چکے بلکہ بسا اوقات بدلے ہوئے نقطۂ نظر کے باعث انہیں برائی میں زیادہ خوبی نظر آتی ہے۔

درحقیقت یہ مذہب ہی ہے جو انسان کے لئے ضابطۂ اخلاق پیش کرتا ہے۔ جب ان لوگوں نے اس کو تیاگ دیا تو اس کی حدود کیسی؟

اب ذرا اس دوسرے طبقہ کا حال سنیں جسے مذہب پسند کہا جاتا ہے مگر یہ ابین مذاہب کے لئے کر یہودیت و عیسائیت بلکہ اسلام کے معتقدین کی عملی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ دُنیا کو اس عالمگیر فساد اور بگاڑ کی راہ پر لے جانے کے لئے ان دجالی فتنوں کا بڑا دخل ہے جو مغرب سے نکل کر مشرق میں پھیلا اور چند ہی سالوں میں ایک عالمگیر طوفان کی طرح ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تاجروں کے لباس میں آنے والے مشرقی ممالک کے حاکم اور متصرف کُل بن بیٹھے۔ ان لوگوں نے مشرقی دُنیا کے بسنے والوں کے جسموں پر ہی حکومت نہیں چلائی بلکہ خاص تکنیک کے تحت اندر ہی اندر غیر شعوری طور پر لوگوں کے ذہنوں پر حکومت شروع کر دی ان کے دماغوں میں اپنے خیالات داخل کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے مشرقی ممالک کے زر و جواہر کے ساتھ ساتھ یہاں کے رہنے والوں کے دلوں سے ایمان کی دولت بھی لوٹ لی اور اگرچہ زمانہ کے حالات بدل جانے کے ساتھ ساتھ اب یہ لوگ یہاں سے رخصت ہو گئے۔ اور مشرقی ممالک کے رہنے والے بڑے خوش ہیں کہ اب ہم آزاد ہو چکے ہیں۔ ظاہری نقطۂ نگاہ سے یہ بات ہے بھی درست اور صحیح لیکن اس بات سے غالباً کسی کو انکار نہ ہوگا اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ذہنی طور پر یہ سب ممالک اب بھی مغربیت کے اتنے ہی غلام ہیں جتنے کہ مغربی لوگوں کے عہد حکومت میں تھے بلکہ اس سے چند قدم آگے ہی ہیں!!

دیگر اہل مذاہب تو اس بنا پر معذور سمجھے جا سکتے ہیں کہ ان کے مذاہب پر ایک بہت بڑا زمانہ گذر گیا۔ مرورِ زمانہ کے باعث ان کی اصلی تعلیمات کی شکل نہ جانے کیا سے کیا ہو گئی۔ اب اگر وہ اصل رستہ سے بھٹک جائیں اور ہر ایسے فتنہ کا شکار ہو جائیں جو اپنی ظاہری چمک دمک کے لحاظ سے دُنیا کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔ مگر اہلِ اسلام کی حالت ان سے چنداں مختلف نہیں۔ وہ مسلمان جن کے بارہ میں قرآن پاک نے فرمایا تھا۔ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاس کہ تم بہترین امت ہو جو دوسری دنیا سے ممتاز کر کے ان کے سامنے بطور نمونہ کے گئے ہو۔ اس امتیازی شان کے مقابل پر اس وقت کے مسلمانوں کو دیکھیں دنیا میں ہزاروں ہزار علماء ورثۃ الانبیاء کے وارث ہونے کے دعاوی کرتے نہیں تھکتے۔ مگر عامۃ المسلمین ہیں کہ دن بدن اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اسلامی جماعتیں قائم ہیں مگر اثر کے لحاظ سے سب بے سود۔ اپنے مذہب کا اعلیٰ نمونہ اور اصل تصویر کو پیش نہ کرنے کے لحاظ سے اس وقت مسلمانوں کی ہو ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اسی بارہ میں ہندوستان کے ایک جیّد عالم مولانا ابوالحسن علی ندوی کے تاثرات ذیل کے اقتباس سے ملاحظہ فرمائیں جسے مولانا دریابادی صاحب نے اپنے موقر اخبار صدق جدید میں بلا تبصرہ کے عنوان سے کچھ اس طرح نقل کیا ہے:-

"دُنیا کی رہبری کرنا اور یورپ کی ہمسائی کرنا تو الگ رہا ان اسلامی ممالک میں اس کے نظامِ معاشرت و اخلاق اور نظامِ حکومت و سیاست پر ادنیٰ تنقید کی بھی قابلیت نہیں جن ممالک سے اس کی زیادہ توقع کی جانی چاہیئے تھی وہ اسی قدر اس کے سحر سے مسحور اس کی تقلید کے نشہ میں مخمور ہیں ترکی نے ایک عرصہ تک عالم اسلام کی امامت و قیادت کی ہے لیکن جدید ترکی کی خواتین زندگی کے تمام راستوں پر مردوں سے آگے جا رہی ہیں۔ انتخابات، ملازمتوں، ہوا بازی اور اس سے بھی بڑھ کر رقاصی، ڈراموں کی تمثیل موسیقی اور فنون لطیفہ میں مردوں سے پیش پیش ہیں مصر و ایران براہ راست یورپ کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں ...... عرب ممالک اپنا مقام چھوڑ چکے ہیں۔ اور یورپ اور اس کے مقلد ممالک کی طرف رشک و حسرت سے دیکھتے ہیں۔ غرض ساری دُنیا پر یورپ کا ذہنی و علمی استیلاء ہے اور سارے عالم اسلام بلکہ عالم انسانی ذہنی طور پر اس کے سامنے ہتھیار ڈال چکا ہے۔" (صدق جدید ۲۶ جولائی ۱۹۶۱ء)

جب امتِ مرحومہ کے افراد کی صورت حال یہ ہے تو

"چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

ہمارے نزدیک یہ سب معزز اہل علماء کی اپنی غلطی ہے جن کی غلط راہنمائی نے امت کو اس بدحالی کے مقام پر لا کھڑا کیا!!

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ مسئلہ کی اصلیت تک پہنچنے کی قطعاً کوشش نہیں کرتے اور کنوئیں کے مینڈک کی طرح اپنے خیالات میں وسعت پیدا نہیں کر سکتے اور خدا تعالیٰ کی وسیع قدرتوں اور رحمتوں کو محض اپنی ہی تنگ خیالی کے سبب محدود کرنا چاہتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ وہ خدا جو بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کر دیتا ہے۔ ہاں وہ خدا جسے پاک کتاب میں یخرجھم من الظلمات الی النور کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ کیا اس نے اپنے بندوں کو اس وقت دجالی فتنوں کی تاریکیوں سے نکالنے کے سامان نہ کئے ہیں اور ضرور کئے ہیں مگر افسوس کہ علماء کی آنکھیں ان سامانوں کو دیکھنے سے قاصر ہیں یا عمداً دیکھنا نہیں چاہتیں!!

احادیث نبویہ کی رو سے آخری زمانہ میں دجال تہمیر ان کی فتنہ سامانیوں کے ظہور کے برپا ہونے کے ساتھ ہی اُن کے قلع قمع کی ربانی قدرتوں کا بھی واضح اشارہ دیا گیا ہے۔ اگر علماء کو اس طرف توجہ کرنے کی توفیق مل جائے تو ان کی قنوطیت ختم ہو جاتی اور اسلام کا تابناک مستقبل اُن کے سامنے روشن ہو جاتے!!

یہ ایک واضح حقیقت ہے اور علماء اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ دجالی فتنوں کے اس عروج کے وقت مسیح موعود کے ظہور کی خبر دی گئی ہے یہ وہی وجود ہے جس سے وابستگی کے نتیجہ میں شر و فساد کے طوفان کا رُخ اصلاح کی طرف مڑ جانا ضروری ہے۔ برحق فرستادۂ خدا کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لوگوں کے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جانی لازمی ہے انہیں ایک ایسا تازہ اور زندہ ایمان نصیب ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں مغربیت کے فلک شان محلات مسمار ہو جاتے ہیں۔ اور تازہ بتازہ معجزات کے مقابل میں یورپین اقوام کی سحرکاری بے نتیجہ ہو کر رہ جاتی ہے ایسے معجزات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے پہلے انسان کی اپنی کایا پلٹتی ہے پھر نیکی کی یہی شعاع ہر جگہ نفوذ کرنے لگتی ہے۔ مرد کامل کے انفاس قدسیہ قریب آنے والوں کو ایک نئی زندگی عطا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے تحقیقت پر یہ سب انتظام فرما دیا۔ قادیان کی مقدس بستی سے سچے اور مامور خدا کی طرف دعوت کی آواز بلند ہو چکی جس طرح آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اولیٰ کے وقت دنیا میں شر و فساد کی اصلاح آپ کے مقدس وجود کے ذریعہ ہوئی اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ دُنیا اُسی قسم کا نقشہ ایک دفعہ پھر پیش کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر آپ ہی کے ظل کامل کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کرشمہ دکھانا چاہتی ہے۔ جب پہلے دُنیا میں شر و فساد کے غلبہ کے وقت دُنیا کی اصلاح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ہی سے عمل میں آئی۔ اور روحانی جماعت ہی نے دُنیا کی خیر خواہی کا رستہ دکھایا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس بات کو کوئی چاہے مانے یا نہ مانے یہ حقیقت ہے کہ اس وقت احمدیہ جماعت ہی وہ برگزیدہ جماعت ہے جس کے بتائے ہوئے طریق پر دنیا اپنے لئے اصلاح اور نیکی کا رستہ پا سکتی ہے۔ اس لئے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کے نیک بندے ہی دنیا کی کشتی کو ساحل مراد تک لے جایا کرتے ہیں۔ وما علینا الا التوفیق!!

خطبہ جمعہ

بعض گناہ بظاہر بہت چھوٹے اور خفیف ہوتے ہیں مگر ان کا انجام اور نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے

مومن کو ایسے گناہوں سے بہت ڈرنا اور ہر وقت اصلاح کیلئے کوشاں رہنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ رنومبر ۱۹۱۵ء

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ شائع کیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ حضور نے ۱۹ رنومبر ۱۹۱۵ء کو پڑھا تھا اور اسے حضرت مولوی عبید اللہ صاحب وزیر آبادی مرحوم مبلغ ماریشس نے مرتب کیا تھا شعبہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے
خاکسار :- محمد صادق سابق مبلغ سماٹرا انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یحذر المنافقون ان تنزل علیھم سورۃ تنبئھم بما فی قلوبھم قل استھزءوا ان اللہ مخرج ما تحذرون ٥ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون ٥ ولا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ان نعف عن طائفۃ منکم نعذب طائفۃ بانھم کانوا مجرمین ٥ (سورۃ التوبہ رکوع ۸)

گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں

ایک تو وہ ہیں جو اصول کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ایک فروعات سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض گناہ اس قسم کے ہیں جو اپنے اندر ایک اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا مرتکب جب تک انہی کے دائرہ تعلق میں رہتا ہے سلب ایمان اور دل کو سیاہ کرنے کا باعث نہیں ہوتا اور اس کا ضرر اور نقصان محدود ہی رہتا ہے۔ لیکن بعض گناہ اس قسم کے ہوتے ہیں جو بظاہر بہت ہی چھوٹے اور حقیر معلوم ہوتے ہیں مگر ان کا انجام اور نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے وہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ

سلب ایمان کا باعث

ہو جاتے ہیں۔ ایسے گناہ کو جب تک جڑ سے ہی نہ کاٹ دیا جائے اس کی اصلاح بہت دشوار ہو جاتی ہے اور پھر انسان سے اس کا نکلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لئے مومن کو چاہیئے کہ ایسے گناہوں کی اصلاح ابتدا ہی سے کرے ورنہ بڑھ جائیں گے اور دل کو سیاہ کر دینگے اور غفلت دن بدن ترقی کرتی جائے گی۔ دیکھو

بعض درخت اس قسم کے ہیں

جن کے بیج اور گٹھلیاں تو بڑی ہوتی ہیں مگر ان کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور بعض درخت ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا بیج تو بہت چھوٹا ہوتا ہے . . . . مگر ان کا درخت بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض چیزیں جنہیں انسان حقیر اور ضعیف سمجھتا ہے نتیجہ میں بہت بڑی ہوتی ہیں۔ اس لئے ایسے گناہ کی اصلاح جس قدر جلدی ہو سکے کرنی چاہیئے اور غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور اگر ایسے گناہ کی اصلاح ابتداءً ہی نہ کی جائے تو رفتہ رفتہ وہ غالب آ جائے گا۔ اور اس کے غالب آنے کے بعد اس کو مغلوب کرنا مشکل ہو جائے گا۔

پس مومن کو ایسے گناہوں سے بہت ڈرنا اور ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ اور اس کی

اصلاح کیلئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے

ورنہ جب اس کا درخت مضبوط ہو جائے گا۔ پھر اس کا اکھیڑنا بہت دشوار ہو گا۔ ان گناہوں میں سے جو بظاہر خفیف اور ہلکے معلوم ہوتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی آیات کے ساتھ استہزاء اور ہنسی ٹھٹھا کیا جائے بعض آدمیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اس بات کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اور اس گستاخی اور بے ادبی سے انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کو بے ایمان اور رسوا کر کے تباہ کر دیتا ہے۔

ایک دفعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

سورۃ عم یتساءلون پر کچھ سنا رہے تھے تو فرمانے لگے کوئی استاد تھا اس نے اپنے شاگرد کو کہا کہ فلاں جگہ قرآن مجید رکھا ہے وہاں سے اتار لاؤ۔ جب اس نے پکڑ کر اتارا تو اس قرآن مجید پر کچھ مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی وہ مٹی اس استاد پر گر گئی۔ اس وقت اس کے استاد نے آیت یا لیتنی کنت ترابا پڑھ دی۔ اس کا شاگرد بھی بڑا ہوشیار تھا اس نے جھٹ پڑھ دیا۔ ویقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا۔ ایسے موقعہ پر استاد کا اس آیت کریمہ کو پڑھنا بالکل بے محل تھا۔ وہ وقت جبکہ انسان خدائے ذوالجلال کے پاس کھڑا تھر تھر ا رہا ہو گا اور اسے بات کرنے کی بھی جرأت نہ ہو گی اور تمام اعمال جب نظر آ رہے ہوں گے اور خوف کے مارے انسان کا دل کانپتا ہو گا اور عذاب الٰہی سے بچنے کی کوئی راہ نظر نہ آئے گی اور جس وقت کہ تمام خوشامدیں اور راحتیں اس کی نظر میں ہیچ ہو جائیں گی۔ اور جس وقت کہ انسان اپنی بدیوں کو دیکھ کر اندر ہی اندر پگھلتا جائے گا۔ اور شرم کے مارے آنکھ نہیں اٹھا سکے گا۔ اس وقت تو یا لیتنی کنت ترابا کہنا موزوں اور برمحل ہو سکتا ہے لیکن اس مٹی کے گرنے پر اس آیت کو پڑھنا قرآن کریم کی آیات کے ساتھ کس قدر استہزاء اور ہنسی ہے۔

ایک چور چوری کر کے تو ایمان میں رہ سکتا ہے۔ لیکن ایک ایسا انسان

جو خدا اور اس کے رسولوں کے ساتھ

استہزاء اور ہنسی

سے کام لیتا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت مجرم ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کے ساتھ استہزاء کرنے والا در حقیقت خدا تعالیٰ سے استہزاء کرتا ہے۔ گو بظاہر یہ گناہ بہت چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے لیکن در حقیقت بہت بڑا گناہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے استہزاء کے متعلق بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ در اصل یہ آیات منافقوں کے متعلق ہیں لیکن ساتھ خدا تعالیٰ نے اس مضمون کو بھی بیان فرمایا ہے کہ وہ دل جو یقین اور معرفت سے معمور ہے اور پھر باوجود مومن ہونے کے قدم کا نشانہ رکھتا ہے اور استہزاء کا طریق اختیار کرتا ہے۔ در حقیقت وہ خدا تعالیٰ سے دور ہے۔

بہت سے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نام ہنسی سے لیتے اور فضول فضول سی باتوں پر خدا تعالیٰ کی آیات کو چسپاں کرتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد قادیان میں تھا۔ ان دنوں میاں شریف احمد صاحب کو ایک بیماری تھی اور ناک سے بہت پانی بہتا تھا۔ اس وقت اس نے آیت جنت تجری من تحتہا الانھار پڑھی۔ گو میں اس وقت چھوٹا تھا۔ لیکن اس کا ایسے موقعہ پر اس آیت کو پڑھنا مجھے سخت ناگوار گزرا جس کی وجہ سے اس سے مجھے سخت نفرت ہو گئی۔ اس نے خدا تعالیٰ کی آیت سے استہزاء کیا جس کی وجہ سے دیکھو اسے خدا تعالیٰ نے کیسا ذلیل کیا۔ اسے ایسی خفیف اور چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے کس قدر صداقتوں کا انکار کرنا پڑا۔

میں دیکھتا ہوں

ہمارے بعض دوست اب بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اس سے پرہیز کریں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس بدی کی مذمت کرتے رہتے اور اس کے چھوڑنے کے لئے بہت زور سے تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کیا سچ کہا ہے۔ میں نے اب بھی دیکھا ہے کہ بعض دوست باوجود حق کو سمجھنے کے محض روانی زبان اور مشق کے لئے ایسے اہم مسائل پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں جن کے وہ اہل نہیں۔ اور پھر باوجود دلائل جاننے کے دوسروں سے دلائل مانگتے اور ان پر عجیب عجیب جرحیں کرتے ہیں۔ مثلاً بعض تو خدا کی ہستی پر گفتگو کرتے ہیں ایک خدا کی ہستی کا منکر بن جاتا ہے اور وہ اپنے انکار کے دلائل دینے شروع کرتا ہے اور بڑے زور سے یہ ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نہیں ہے اور ادھر سے دوسرا اس کے دلائل کو توڑتا اور اپنی تائید میں بڑے بڑے دلائل دیتا اور آیات قرآنی پیش کرتا ہے۔ پھر ایک

رسالت کا انکار

کرتا ہے تو دوسرا اس کا اثبات کرتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص لغو سا سوال بھی پیش کرتا ہے تو دوسرا اس کا جواب دینے کے درپے ہوتا ہے۔ گویا ایسے اہم مسائل میں پڑ کر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے آیات اور رسولوں کے انکار کے بڑے بڑے دلائل دیں گے اور استہزاء کریں گے۔ لیکن استہزاء کے طور پر کبھی کسی نے یہ نہیں کیا کہ اس بات کو بدلائل ثابت کرو کہ تم حرام زادے ہو یا تمہاری بہن بدکار اور حرامکار تھی یا تمہاری ماں ایسی تھی یا تمہارا فلاں رشتہ دار ایسا بدکار ہے۔ جب تم اپنے متعلق استہزاء کے طور پر اس قسم کے مباحثات اور مناظرات کو روا نہیں رکھتے اور مشق کے لئے نہیں کرتے تو کیا خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور اس کے آیات ہی تمہاری مشق اور استہزاء کے لئے رہ گئے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے کہ اپنے اقارب کے متعلق ایسی لغو اور بیہودہ باتوں کو بدلائل ثابت کرے؟؟ جب تم اپنے نفسوں کے لئے استہزاء کے طور پر یہ پسند نہیں کرتے۔ اور اگر ایسا کرو بھی تو ایک منٹ میں تم خون خون ہو جاؤ۔ تو پھر بتلاؤ کیا خدا اور اس کے رسولؐ اور آیات اور قرآن کریم اور مسیح موعود کے دعاوی کا انکار اور اثبات ہی تمہاری استہزاء کے لئے رہ گئے ہیں۔

ایسے عظیم الشان مسائل

میں جو لوگ اپنے آپ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں اور اس کے متعلق مباحثات اور باتیں کرتے ہیں وہ کبھی نور معرفت اور روحانیت کو نہیں پا سکتے۔ روحانیت کی ترقی اس سے قطعاً رک جاتی ہے۔ دیکھو! جب سے مسلمانوں نے یہ رنگ اختیار کیا ہے۔ ان کی ترقی بالکل مسدود ہو گئی۔ ان کا ہمیشہ یہی دستور رہا اور اب بھی یہی ہے کہ جہاں کسی نے بات کی اس پر اعتراض شروع کر دیئے اور جہاں کسی نے خدا تعالیٰ کی ہستی یا رسالت یا کسی اور مسئلہ پر تقریر کی اعتراض اور تمسخر شروع کر دی۔ اور اگر ان کو کہا جائے کہ تم خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل دو یا قرآن کریم کی صداقت کے دلائل بتلاؤ تو ہوا اب کے وقت مبہوت ہو جائیں گے۔ اعتراض تو ہزار اور کر دیں گے مگر جواب نہ دے سکیں گے۔ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا کرتا تھا تو پہلے پہلے مجھے بھی اعتراض کرنے کا بڑا شوق رہتا تھا۔ چنانچہ میں نے ایک دو بار جب اعتراض کئے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مجھے اعتراض کرنے سے روک دیا۔ پھر جب میں نے مثنوی پڑھنا شروع کی تو اس وقت مجھے بہت سی مشکلات پیش آئیں مگر میں اعتراض نہ کیا کرتا۔ [illegible]

خود ہی مجھے سمجھا دیا کرتا تھا۔ انسان جب خدا تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی تائید فرما دیتا ہے اس کی کیا وجہ تھی کہ حضرت مولوی صاحبؓ مجھے روک دیا کرتے تھے۔

وجہ یہی ہے

کہ انسان جب اعتراض کرتا ہے تو اپنی بات کو منوانے کے لئے خواہ مخواہ ادھر ادھر کے دلائل دینے شروع کر دیتا ہے خواہ ناحق پر ہی ہو۔ پھر وہ سے انسان ہمیشہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے۔ ایسے ہی جب کفار سے پوچھا جاتا کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو تو کہہ دیتے کہ یہ تو محض دل لگی و تلعب ہیں ہم تو یوں ہی مشق کے طور پر باتیں کر رہے تھے تو خدا تعالیٰ نے اس پر ان کو سخت ڈانٹ دی اور کہا قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ کیا خدا اور اس کے آیات اور اس کا رسول ہی استہزاء اور ہنسی کے لئے رہ گئے ہیں۔ تم اپنے والدین، دوستوں، پیاروں سے کیوں تمسخر اور استہزاء نہیں کرتے؟ صرف اس لئے کہ وہ قابل عزت اور کسی قدر ظاہری دباؤ رکھتے ہیں۔ کیا کوئی شخص ڈپٹی کمشنر یا گورنر یا کسی بڑے افسر کے سامنے استہزاء کرتا ہے کیوں نہیں؟ صرف اس لئے کہ اس کا ظاہری ادب ملحوظ رکھنا پڑتا ہے یا ان کا ڈر ہوتا ہے۔ جب ان کے سامنے کسی کی مجال نہیں تو پھر وہ خدا جو تمہارا مالک ہے اس سے اور اس کی آیات اور اس کے رسولوں سے تمسخر کرتے ہو اور اس سے نہیں ڈرتے۔

"لَا تَعْتَذِرُوا" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسی فعل کا نتیجہ ہے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کے متعلق ایسا خطرناک فتویٰ دیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ فتنہ انتہائی درجہ کا ہے۔ اور

یہ اس بات کا نتیجہ ہے

کہ لوگ ابتداءً اس کی جڑھ کو نہیں کاٹتے جب انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کو چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو ہنسی اور استہزاء کی عادت ہو جاتی ہے ان کی روحانی ترقی نہیں ہو سکتی۔ خشیت اللہ بالکل باقی نہیں رہتی۔ استہزاء کرنے والا شخص خواہ کیسی ہی مضبوط چٹان پر کیوں نہ ہو وہ پھسل جاتا ہے۔ ایک دفعہ ہمارے بچے مبلغ کسی جگہ گئے تو وہاں پر وہ بطور مشق احمد بیگ والی پیشگوئی کے متعلق مباحثہ کرنے لگے ایک کہنے لگا کہ حضرت صاحب اس کے مصداق تھے۔ دوسرا کہنے لگا نہیں آپ تو اس کے مصداق نہیں تھے۔ وہ جن کی اصلاح کے لئے گئے تھے ان میں سے دو شخصوں نے خیال کیا یہ تو عجیب بات ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ حقیقت میں [illegible]

آخر وہ دونوں مرتد ہو گئے

اور انہیں اس سے ابتلا آ گیا۔ اب جن کی وجہ سے ان کو ابتلا آیا یہ گناہ ان کے سر پر پڑے گا کہ ان کی وجہ سے وہ پھر گئے اور پھر جو ان کو دیکھ کر مرتد ہوں گے ان کی سزا بھی ان کو ملے گی۔ قادیان میں ایک دفعہ وفات مسیح اور حیات مسیح پر مشق کے طور پر مباحثہ ہوا۔ اس پر ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ مجھے تو اس مسئلہ میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اسی وجہ سے

میں ڈیبیٹ (مباحثہ) کو ناپسند کرتا ہوں

کیونکہ اس میں بھی یہی طریق ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی اس طریق کو بہت ناپسند فرماتے تھے۔ کیا کوئی شخص اس بات پر بھی ڈیبیٹ کرتا دیکھا ہے کہ ایک کہے جارج پنجم بادشاہ ہے اور دوسرا کہے نہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں یہی وجہ ہے اس جرم کی سزا تو اخباروں میں شائع کی جاتی ہے اور لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ اگر ہم نے ایسا کام کیا تو ضرور گورنمنٹ پکڑے گی اور سزا دے گی۔ جب ایسی استہزاء کی باتوں پر گورنمنٹ نہیں چھوڑتی تو وہ خدا جس کی سلطنت نہایت زبردست ہے اور جس کی پولیس مخفی در مخفی ہے۔ وہ کیونکر ایسے مجرم کو چھوڑ سکتا ہے۔ ایک مبائع تو میرے سامنے بیٹھ کر یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ خلافت کے متعلق یہ بحث شروع کر دے کہ میں خلیفہ ہوں یا نہیں یا خلافت کی ضرورت ہے یا نہیں کیوں وہ میرے سامنے ایسی بات نہیں کرتا صرف اس لئے کہ

مجھے وہ اپنا امام سمجھتا ہے

میرا ادب کرتا ہے تو وہ خدا جس کی حکومت وسیع ہے اس کے سامنے کیوں ایسے استہزاء اور تمسخر کے کلمات بولتے ہو۔ کیا تم اس خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا خدا کا ڈر معمولی افسر کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا؟ میں دیکھتا ہوں کہ اس معاملہ میں ابھی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ اور

ہمارے دوستوں کو اس طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے

کیا بحث و مباحثہ اور استہزاء کرنے کے لئے دوسری قومیں تھوڑی ہیں جو تم اس پر اپنے اوقات صرف کرتے ہو؟؟ بحث و مباحثہ سے بہت کم ہدایت اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ یہ مولویانہ طریق ہے یہ ایمان کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے کیا خدا تعالیٰ کی ہستی انبیاء کی نبوت مسیح موعود کی صداقت اور قرآن کریم کے انکار کرنے والے پہلے دنیا میں تھوڑے ہیں انکار کرنے والے [illegible]

اقرار کرنے والے تھوڑے ہیں

زیادہ لوگوں میں قدر نہیں ہوتی بلکہ تھوڑے لوگوں میں قدر ہوتی ہے جاہل تو دنیا میں کروڑہا ہوں گے مگر ایم۔ اے اور بی۔ اے دنیا میں تھوڑے ہیں۔ پھر دیکھو کن کی قدر ہوتی ہے ایسے ہی حقیقی اسلام یعنی احمدیت اس کے نام لیوا تو تھوڑے بلکہ بہت ہی قلیل ہیں۔ لیکن اس کے منکر ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں پس تم کو کیا چاہیئے کہ اپنی طبیعتوں میں وہ رنگ پیدا کرو جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھا وہ کبھی اس قسم کے مباحثات میں نہ پڑتے بلکہ جب کبھی اکٹھے ہوتے تو جو جو نکات معرفت یا کسی آیت کے عجیب معنے سوجھتے وہ ایک دوسرے کو سنایا کرتے۔ وہ کبھی خدا کی ہستی اور انبیاء کی نبوت کا انکار کر کے اس قسم کی لغو باتوں میں نہ پڑتے۔ تم کو بھی چاہیئے کہ جب مسجد میں آؤ بجائے اس کے کہ تم ایسی باتوں میں پڑو اور امام کے آنے تک مباحثات میں لگے رہو۔ یہ باتیں کرو کہ مجھے آج قرآن میں تدبر کرتے کرتے یہ نکتہ سوجھا ہے اور فلاں آیت کے یہ نئے معنے سمجھ آئے ہیں اس سے تمہاری روحانی ترقی بھی ہو گی نور ایمان بھی دن بدن بڑھے گا اور تم اپنے اندر ایک بین تبدیلی پاؤ گے۔

جنگ تبوک میں

بھی بعض منافقوں نے مسلمانوں کو یہ کہنا شروع کیا کہ تم بڑے بزدل اور ڈرپوک ہو بڑے کمزور ہو جب حضرت نبی کریمؐ کے پاس یہ معاملہ پہنچا اور آپؐ نے پوچھا تو جواب میں کہا گیا کہ حضور ہم تو اس لئے کہتے کہ سفر جلدی کٹ جائے گا اور ہم تو لمبی باتوں میں منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے تو خدا تعالیٰ نے اس پر بڑی ڈانٹ دی اور کہا قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ کیا خدا اور اس کی آیات اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو کیا وہی استہزاء کے لئے رہ گئے ہیں۔ یہ مرض تلوار کی دھار سے بڑھ کر تیز ہے تم کو اس سے بچنا چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی ہنسی کرتا ہوں مگر میری ہنسی میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ تم بے شک مذاق کرو مگر اس حد تک کہ اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی آیات سے بھی استہزاء اور ہنسی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس امر سے محفوظ رکھے۔ اور شیطان سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

(الفضل ۲۸ر جولائی [illegible])

کانپور شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی پہلی کامیاب صوبائی کانفرنس

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دھلی

جماعت احمدیہ کانپور قابل مبارکباد ہے کہ اس نے یو پی کی جماعتوں کی باہمی تنظیم اور ان میں تبلیغی روح پھونکنے کے لئے ایک مفید قدم اٹھایا۔

سنہ ۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ پر کانپور کی جماعت کے دو مستعد نوجوانوں مکرم محمد احمد صاحب سویجہ سیکرٹری مال اور مکرم عبد الستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور نے اس عزم کا اظہار کیا کہ صوبہ یو پی کی تبلیغی جہات میں اضافہ کیا جائے۔ اور اس صوبہ کے احمدی مسائل ایک جگہ جمع ہو کر صوبائی کانفرنس کا اہتمام کیا کریں اس موقعہ پر قادیان کے جلسہ میں جو احباب اتر پردیش سے تشریف لائے ہوئے تھے ان کی ایک میٹنگ مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں منعقد ہوئی اور کانپور کے احباب کی اس تجویز پر غور کیا گیا۔ سب حاضرین نے اس تجویز کو سراہا اور اس کا خیر مقدم کیا جس پر محمد احمد صاحب سویجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور نے دوسری تجویز پیش کی کہ اتر پردیش کی جماعتوں کی اس پہلی صوبائی کانفرنس کا انعقاد کانپور میں کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کانپور صوبائی کانفرنس کے اخراجات برداشت کرے گی۔ غور و فکر کے بعد یہ بات طے پا گئی کہ اس صوبے کی پہلی صوبائی کانفرنس کانپور میں ہو۔ احباب کی منظوری کے بعد یہ معاملہ نظارت دعوت و تبلیغ میں پیش کیا گیا محترم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے اس تجویز پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ فرمایا اور اس صوبائی کانفرنس کی منظوری عطا فرمائی۔

احباب جماعت کانپور نے اپنے مقامی حالات کے پیش نظر ۱۰ - ۱۱ ر جولائی سنہ ۱۹۶۵ء کی تاریخیں مقرر کیں۔

کانفرنس کے انعقاد سے تقریباً ایک ماہ قبل اس کی باقاعدہ تیاری شروع کی گئی اور سب سے پہلے ایک مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی گئی۔ اور کانفرنس کے انتظام کی جملہ ذمہ داری اس مجلس کے سپرد کی گئی۔

مجلس استقبالیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ صوبائی کانفرنس کا دو روزہ اجلاس کسی ہال میں منعقد کیا جائے جس میں پہلے دن سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ ہو اور دوسرے دن سیرت حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور جماعت احمدیہ کے مخصوص عقاید پر تقاریر ہوں۔ چنانچہ مختلف ہال دیکھنے کے بعد انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن ہال کے متعلق فیصلہ ہوا کہ یہ ہال ہمارے مناسب ہوگا۔ اور اس ہال کو دو روز کے لئے ریزرو کرا لیا گیا۔ مجلس استقبالیہ نے یہ بھی طے کیا کہ جلسہ پیشوایان مذاہب کی صدارت کسی غیر مسلم دوست سے کرائی جائے۔ اس سلسلہ میں مجلس استقبالیہ کے ممبران نے کانپور اور بیرون از کانپور کے مختلف حضرات پر نظر ڈالی اور بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ کانپور کے میئر جناب سردار اندر سنگھ صاحب سے اس جلسے کے افتتاح کے لئے اور جناب پنڈت دیوی سہائے صاحب باجپئی ڈپٹی میئر کانپور سے صدارت کے لئے درخواست کی جائے۔ چنانچہ مجلس استقبالیہ کے ممبران نے ہر دو صاحبان سے مل کر یہ درخواست پیش کی۔ اور ان ہر دو صاحبان نے ہماری پیشکش کو قبول فرمایا۔ اس مرحلہ پر مکرم محمد احمد صاحب سویجہ کے ایک غیر احمدی دوست محترم عبد الصمد صاحب صدیقی نے جن کے دیوی صاحب سے کافی گہرے مراسم ہیں ہمارے ساتھ کافی تعاون فرمایا۔ اور ہمارے ساتھ جاجمئو پانکا میں جا کر دیوی صاحب سے ملاقات کی اور اس مرحلہ کو کافی حد تک آسان کر دیا۔

اسی اثناء میں قادیان سے یہ خوشکن خبر موصول ہوئی کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی ہماری اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ اس خبر سے احباب جماعت کانپور کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور انہیں یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس کانفرنس کو یقیناً کامیابی عطا فرما دے گا۔

صاحبزادہ صاحب کی کانفرنس میں شرکت کی اطلاع ملنے پر مجلس استقبالیہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ محترم حضرت میاں صاحب کی پہلے جلسہ میں ایک تقریر رکھی جائے۔ جس میں آپ جلسہ پیشوایان مذاہب کی غرض و غایت بیان فرما دیں اور دوسرے جلسے کی صدارت کی آپ سے درخواست کی جائے۔

کانفرنس کے بارہ میں کانپور اور بیرون کانپور میں پروپیگنڈا

مجلس استقبالیہ کی تشکیل سے قبل جماعت احمدیہ کانپور نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے یہ درخواست کی تھی کہ اخبار بدر میں اس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان باقاعدہ کیا جائے چنانچہ اس پر اخبار بدر میں محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے اعلان شائع ہوتا رہا۔ اور اس طرح یو پی کی جملہ جماعتوں کو اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع ملتی رہی علاوہ ازیں مجلس استقبالیہ کی تشکیل کے بعد جملہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو خطوط تحریر کئے گئے۔

ریلوے ہوٹل میں پریس کانفرنس

مورخہ ۲۳ جون ۶۵ء کو ریلوے ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ اس میں P.T.I اخبار سیاست کانپور۔ اور اخبار پیغام کانپور کے نمائندگان شریک ہوئے خاکسار نے بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ پریس کانفرنس کو خطاب کیا اور صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع کی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد۔ اور اس کی تبلیغی مساعی پر بھی روشنی ڈالی۔

نتیجۃً ہماری صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی خبر مندرجہ ذیل اخبارات میں شائع ہوئی۔

- روزنامہ سیاست کانپور اردو۔
- روزنامہ جاگرن کانپور ہندی۔
- نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ انگریزی
- پائنیر لکھنؤ انگریزی
- قومی آواز لکھنؤ۔ اردو

ہفتہ وارنہ رنجن واتہ کانپور نے ہماری کانفرنس کے متعلق ایک اعلان شائع کیا۔ پریس میں پروپیگنڈا کے انچارج مکرم محمد لطیف صاحب کانپوری تھے اور انہوں نے نہایت ہی محنت اور جد و جہد سے اس کام کو سر انجام دیا۔ پریس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں پریس رپورٹروں کو اطلاعات دیں۔ اور پھر اپنے ایک پرانے دوست مکرم راج ناتھ صاحب باجپئی پریس کے رپورٹر کا تعاون حاصل کیا۔ اور کے ذریعہ بھی اس کام کو سر انجام دیا۔ باجپئی صاحب اپنی بعض گھریلو مصروفیات کے باعث پریس کانفرنس میں تو شرکت نہ کر سکے تھے۔ مگر انہوں نے پریس کانفرنس کی کارروائی کو مذکورہ اخبارات کو بھیجنے میں ہماری بہت مدد فرمائی۔ جس کے لئے ہم ان کے بے حد ممنون ہیں۔

پروپیگنڈا بذریعہ پوسٹرز و ہینڈ بلز

باشندگان کانپور کی اکثریت تک اس کانفرنس کے انعقاد کی خبر پہنچانے کے لئے مجلس استقبالیہ نے فیصلہ کیا کہ ہندی اور اردو میں پندرہ سو پوسٹر شائع کئے جائیں۔ نیز چار ہزار ہینڈ بل اردو اور ہندی زبان میں شائع کئے جاویں۔

مجلس استقبالیہ کے فیصلہ کے مطابق یہ پوسٹر اور ہینڈ بل طبع کروائے گئے۔ مگر پوسٹروں کے چسپاں کرنے اور ہینڈ بلوں کو صحیح رنگ میں تقسیم کرنے کا مرحلہ بہت ہی اہم تھا۔ میرا گذشتہ کا یہ تجربہ تھا کہ اُجرت پر پوسٹر لگوانے سے پوسٹروں سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ پوسٹر لگانے والے زیادہ تر پوسٹر ضائع کر دیتے ہیں اور قلیل تعداد میں پوسٹر چسپاں کر کے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سب پوسٹر چسپاں کر دیئے ہیں۔ ہم نے پہلے پوسٹر چسپاں کرنے کے لئے ایک شخص سے اُجرت پر معاملہ طے کیا مگر یہ فیصلہ کیا کہ اس آدمی کے ساتھ ہم اپنے دو خدام بھجوائیں گے جو اس امر کی نگرانی کریں گے کہ پوسٹر صحیح چسپاں ہو رہے ہیں اور پوسٹر ضائع نہیں کئے جا رہے ہیں۔

اس شخص نے چند پوسٹر چسپاں کرنے کے بعد یہ دیکھ کر میری کڑی نگرانی ہو رہی ہے اور اس نگرانی کی وجہ سے میں پوسٹر ضائع نہیں کر سکتا مزید پوسٹر چسپاں کرنے سے اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب ہمیں یہ اطلاع ملی کہ پوسٹروں کے چسپاں کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے تو اس معاملہ پر پھر غور کیا گیا۔ مکرم عبد الستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے ہماری اس مشکل کو اس رنگ میں آسان کر دیا کہ انہوں نے یہ ذمہ واری لی کہ پوسٹروں کے چسپاں کرنے کا کام اور ہینڈ بلوں کی تقسیم کا کام خدام خود اپنے ہاتھوں سے سر انجام دیں گے۔ چنانچہ یہ کام قائد صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔ اور قائد صاحب کی نگرانی میں خدام و اطفال نے نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے اس کام کو سر انجام دیا۔ اور تین چار رات تک متواتر رات کے گیارہ بجے سے دو تین بجے تک کانپور میں پوسٹر چسپاں کئے جاتے رہے۔ اس کام میں مندرجہ ذیل خدام و اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

منور احمد صاحب اکبر پوری۔ ناصر الدین صاحب۔ محمد سعید صاحب سویجہ۔ ظفر احمد خان صاحب۔ مظفر عالم خان صاحب۔ بشیر احمد صاحب اکبر پوری۔ محمد فرید صاحب۔ محمد سمیع صاحب۔ محمد ظفر عالم صاحب۔ محمد قمر عالم صاحب۔

مجلس استقبالیہ کے ممبران صوبائی کانفرنس کے کام کے سلسلہ میں کانپور کے مختلف علاقہ جات میں جاتے تو یہ دیکھ کر

انتہا درستی ہوتی کہ صوبائی کانفرنس سے متعلقہ پوسٹر شہر کے ہر حصہ میں چسپاں ہیں۔

اسی طرح خدام اطفال نے ہینڈبلوں کی تقسیم کا کام بھی نہایت ہی محنت اور عمدگی سے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ خدام و اطفال کو اس محنت کا اجر عطا فرماوے۔ اور آئندہ بھی احمدیت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ پوسٹروں اور ہینڈبلز کے علاوہ بعض خاص لوگوں کے لئے Invitation Cards بھی طبع کرائے گئے۔ ان کارڈوں کی تقسیم کا مرحلہ بہت ہی اہم تھا۔ مجلس استقبالیہ نے اس کام کا انچارج مکرم محمد احمد صاحب سوہلیجہ کو مقرر کیا اور انہوں نے مکرم ایم لطیف صاحب کانپوری اور اپنے دو غیر احمدی دوستوں مکرم عبدالصمد صاحب صدیقی و مکرم ماسٹر محمد لطیف صاحب کے تعاون سے اس کام کو نہایت ہی احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ اور اکثر احباب سے ملاقات کرکے ان تک دعوتی کارڈ پہنچائے اور بعض کارڈ بذریعہ ڈاک بھجوانے کا انتظام کیا۔ یہ دعوتی کارڈ بھی کافی مؤثر ثابت ہوئے اور ان کی صحیح رنگ میں تقسیم کا جلسوں کی حاضری پر کافی اثر پڑا۔

مہمانوں کی آمد

مورخہ ۸ رتاریخ کی شام سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی و مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب کا اسٹیشن پر استقبال کیا گیا۔ اور گل پوشی کی گئی۔ مورخہ ۹ رتاریخ جمعہ کی نماز محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی اور قیمتی امور پر خطبہ دیا۔

۹ رتاریخ کی رات کو ½ ۸ بجے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کا دہلی ایکسپریس کے ذریعہ کلکتہ سے کانپور پہنچنے کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت احمدیہ کانپور اور آمدہ مہمانان وقت سے پہلے ہی اپنے معزز مہمان کا استقبال کرنے کے لئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ ٹھیک وقت پر گاڑی آئی اور اسٹیشن پر محترم حضرت میاں اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ اور ہر دو کی گل پوشی کی گئی۔ جب حضرت میاں صاحب قیام گاہ پر پہنچے تو وہاں بھی احباب جماعت نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعرے بلند کرتے ہوئے آپ کا استقبال کیا اور گل پوشی کی۔

دو تین روز قبل اگرچہ یو۔پی کے احباب کے متعلق ہمیں کچھ مایوسی سی ہو رہی تھی۔ اور یہ خیال ہو رہا تھا کہ شاید دوست زیادہ تعداد میں شریک نہ ہو سکیں۔ مگر بحمد اللہ کہ ۸ رتاریخ سے جو مہمانوں کا سلسلہ شروع ہوا وہ دس تاریخ کی شام تک برابر جاری رہا۔ اور جلسہ شروع ہونے سے قبل یو۔پی کے حسب ذیل مقامات سے احباب کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے آئے۔

بجوپورہ ضلع سہارنپور۔ انچولی ضلع میرٹھ۔ امروہہ۔ بریلی۔ گونڈہ۔ شاہجہانپور۔ لکھنؤ۔ بہ گاؤں (جھانسی) علی پور کھیڑہ بکن پوری۔ جسرانہ ضلع مین پوری۔ کھیوری۔ مرزاپور۔ بساندھن۔ صانع نگر ضلع آگرہ کرہل ضلع ایٹہ۔ اتاری مدھیہ پردیش سے مکرم محمد نعیم صاحب بھی شریک ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی خاص تعداد جمع ہو گئی۔

مجلس استقبالیہ کے فیصلہ کے مطابق مہمانوں کے قیام کا دو جگہ انتظام کیا گیا۔

۱۔ مکان ۲۴/۲۹ جس میں ہمارے احمدی لسبا طبی بھائیوں کے گودام ہیں اور اسی میں مجلس استقبالیہ کا دفتر بھی تھا۔ اس کے بعض کمرے خالی کرکے وہاں لائٹ اور پنکھوں کا خاطر خواہ انتظام کرایا گیا۔

۲۔ مسافرخانہ کانپور میں چند کمروں کا انتظام کیا گیا۔

مسافرخانہ کے متولی جناب نواب محمد یوسف علی خاں صاحب خلف الرشید جناب نواب محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے پاس جب مجلس استقبالیہ کے ممبران گئے اور اپنی اس ضرورت کا ذکر کیا۔ تو نواب صاحب موصوف نے نہایت ہی فراخ دلی کے ساتھ ہماری ضرورت کے مطابق کمرے دینے کی منظوری عطا فرمائی۔ اور اپنے کلرک کو ہدایت فرمائی کہ ان کی سہولت کے پیش نظر انہیں کمرے دیئے جائیں۔

چنانچہ ہمارے بہت سے احباب نے مسافرخانہ میں قیام کیا۔ اور وہاں کافی آرام اٹھایا۔ مسافرخانہ میں فیملی کمرے بھی ہیں اور چونکہ لکھنؤ وغیرہ سے اس کانفرنس کی شرکت کے لئے مستورات بھی آئی تھیں۔ اس لئے فیملی کمروں سے بھی ہم نے فائدہ اٹھایا۔ ہم اس تعاون کے لئے نواب صاحب موصوف کے بے حد ممنون ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بعض احباب کا قیام مکرم محمد اسماعیل صاحب اکبرپوری کے مکان پر تھا۔ اور انہوں نے ان کی خاطر و مدارات میں بڑی دلچسپی لی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

صوبائی کانفرنس کے زیر اہتمام سیلکٹ جلسے

پہلا جلسہ پروگرام کے مطابق مورخہ دس جولائی ۱۹۶۵ء کو پیشوایان مذاہب کا جلسہ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن ہال کانپور نزد پریڈ میں ½ ۸ بجے شروع ہوا۔ محترم سردار اندر سنگھ صاحب میئر کانپور نے اپنی افتتاحی تقریر کے ذریعہ اس جلسے کا افتتاح کیا اور اس قسم کے پریم اور محبت بڑھانے والے جلسے کی تعریف کی۔

محترم میئر صاحب کی مکمل تقریر دوسری جگہ درج کی جا رہی ہے۔ اس افتتاحی تقریر کے بعد جناب پنڈت دیپا سہائے صاحب ڈپٹی میئر کرسی صدارت پر تشریف لائے اور آپ نے باقی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ محترم محمد عقیل صاحب شاہجہانپوری نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور محمد عرفان صاحب عباسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ازاں بعد حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسے کی غرض و غایت نہایت احسن پیرایہ میں بیان فرمائی۔ اور ان اہم شخصیتوں کا تذکرہ کیا جو روحانی اصلاح کے لئے ہندوستان میں گذری ہیں۔

آپ کے بعد جناب ڈاکٹر منشی رام صاحب شرما ایم۔اے ڈی لٹ نے حضرت کرشن جی کی لائف پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ دراصل ہم سب ایک ہیں اور اگر وسیع نظر سے مطالعہ کریں تو ہم سب کا ایک دوسرے سے تعلق ثابت ہوتا ہے بلکہ یہاں تک ثابت ہوتا ہے کہ مختلف ملکوں میں رہنے والے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں

آپ کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف ادوار کو پیش کرتے ہوئے آپ کے نمونہ کو پیش فرمایا۔ اور آپ کی محبت سے پر تعلیم کو پیش کیا۔ محترم مولوی صاحب کے بعد پروفیسر ست بیر صاحب ایم اے نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کی زندگی پر نہایت ہی سلجھی ہوئی تقریر کی۔ اور مختلف واقعات سے ثابت کیا کہ سکھوں اور مسلمانوں کا مذہبی لحاظ سے کئی باتوں میں اتحاد ہے۔ اپنے بزرگوں اور مسلمان بزرگوں کے پریم بھرے واقعات بتاتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ آج تک گرنتھ میں مسلمان بزرگوں کی بانیاں موجود ہیں جو اس کا ثبوت ہیں کہ مسلمان اور سکھ بزرگوں میں کتنا اتحاد تھا۔ جیسے حضرت بابا فرید کی بانی "فریدا بے نواجا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت" اب تک گرنتھ صاحب کی زینت ہے۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ مذہب تو دراصل شانتی قائم کرنے آتے ہیں۔

اسلام کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اسلام کے معنی ہی شانتی اور امن کے ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد ایس ریڈ بن سن نمائندہ سیکرڈ ہارٹ چرچ اسٹیج پر تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مسیحؑ کی محبت بھری تعلیم پیش کی اور بتایا کہ حضرت مسیحؑ کے نزدیک سب انسان برابر تھے۔ وہ چمار اور نیچ ذات کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے تھے جو بڑے امیر کے ساتھ کرتے تھے۔ انجیل سے آپ کی پریم بھری تعلیم کی بعض آیات پڑھ کر سنائیں۔

ازاں بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور قومی یکجہتی پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور کی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کو تفصیل سے بیان کیا۔

(الف) پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کے اصول کو پیش کرکے حضور نے اتحاد کی بنیاد رکھی۔

(ب) حضور نے گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دے کر اتحاد کی بنیادوں کو اور مستحکم کیا۔

(ج) گائے کے مسئلہ کے متعلق حضور نے ایک زریں معاہدہ پیش کیا۔ اگر اس کی طرف ہندو مسلمان ہر دو قومیں توجہ دیتیں تو ان دونوں قوموں کا اٹوٹ اتحاد قائم ہو جاتا۔

ان کے بعد ڈاکٹر موہنجے صاحب بہائی مشن کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش ہوئے اور انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس جلسے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ جب تک ہم سب ایک ہو کر نہ رہیں گے۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ نے اس سلسلہ میں بہاء اللہ صاحب کی اس تعلیم کا حوالہ دیا کہ اے زمین پر رہنے والو تم ایک ہی درخت کے پھل اور ایک ہی شاخ کی پتی ہو۔ اس لئے تم سب کو مل کر اور متحد ہو کر رہنا چاہیئے۔

آپ کی اس تقریر کے بعد خاکسار نے اتحاد مذاہب پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مختلف مذاہب کی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ دراصل "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا" مذاہب کے اصول ہمارے اندر اختلاف پیدا نہیں کرتے بلکہ یہ اختلاف ہمارا اپنا پیدا کردہ ہے۔ اس سلسلہ میں مذاہب کی مشترکہ تعلیم خاکسار نے قرآن، وید، اور بائبل سے پیش کی اور اس کے ساتھ ہی حضرت رام چندر جی کی سیرت کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مقدس کتابوں نے اور مقدس رشیوں اور اوتاروں نے بھی پریم کا رستہ دکھایا ہے۔ اور اسی رستے پر چل کر ہمیں بھی شانتی مل سکتی ہے۔

ازاں بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس جلسے کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ہم نے آج نہایت ہی عمدہ تقریریں سنیں اور میں امید کرتا ہوں کہ احباب نے یہاں جو کچھ سنا ہے اس پر غور کریں گے اور رشیوں کے

تباسئے ہوئے رستے پر چلنے کی کوشش کریں گے خاکسار نے جملہ حاضرین کا مقررین کا اور جناب صدر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ جلسہ رات کے پونے بارہ بجے ختم ہوا۔

دوسرا جلسہ
صوبائی کانفرنس کا دوسرا اجلاس بھی جلسہ مذکورہ ہال میں رات کے ۹ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم مولانا شریف احمد صاحب نے کی۔ ڈاکٹر سید منور علی صاحب از علی پور کھیڑہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مختلف کتب کی پیشگوئیاں ایک اہم وجود کی آمد کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور آپ کے ان کارناموں کو بیان کیا جو حضور نے اس زمانہ میں آکر دنیا کی اصلاح کے لئے سرانجام دیئے ہیں۔

خاکسار کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس زمانہ سے متعلق پیشگوئیوں پر وضاحت سے روشنی ڈالی ان پیشگوئیوں میں دجال کے ظہور کے متعلق جو مشہور کی پیشگوئی ہے تو اس سمعان کی حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کی اور بتایا کہ دجال کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسلمان قسطنطنیہ پر قابض ہو جائیں گے۔ تب دجال ظاہر ہو گا۔ اور دجال ظاہر ہو کر زمین پر قبضہ کرے گا۔ اور زمین پر قبضہ کرنے کے بعد آسمان پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور وہ تیر واپس بھی آئیں گے۔ اس میں گویا ان راکٹوں کی طرف اشارہ ہے جو آجکل روس اور امریکہ کی طرف سے چاند اور مریخ وغیرہ کی طرف بھیجے جا رہے ہیں اور پھر وہ راکٹ حفاظت کے ساتھ واپس بھی لائے جا رہے ہیں۔ آپ نے اس پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اور ایک گھنٹہ تک نہایت دلچسپی سے آپ کی تقریر کو سنا گیا۔

آخر میں محترم مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی تبصرہ کیا۔ آپ نے ابتداءً بتایا کہ اگرچہ ان دنوں ہر قوم زبانی طور پر امن کی رٹ لگا رہی ہے مگر ساتھ ہی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایجاد کر کے امن کی دھجیاں فضاء میں بکھیر رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ دراصل شانتی ان لوگوں کو ملتی ہے جو خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے یہ تعلق قائم کر کے یہ شانتی حاصل کی۔ اور بتایا کہ جو اس رستے پر چلے گا اسے ضرور شانتی ملے گی۔ حضرت رسول پاک کی غلامی میں آج قادیان میں ایک مقدس وجود کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی یہی کہا کہ شانتی حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ میرے پاس آکر خدا سے تعلق قائم کرو۔ اگر دنیا داروں نے اور تاریکی کے فرزندوں نے آپ کا انکار کیا اور آپ کی طرف مختلف غلط باتیں منسوب کرنی شروع کر دیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح رسول اللہ کے متعلق منافقین نے قسما قسم کی باتیں مشہور کر رکھی تھیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے رسول اللہ کے زمانہ کی ایک بڑھیا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ غلط فہمیاں انبیاء کے متعلق پھیلائی جاتی ہیں۔ اسی طرح آج حضرت مرزا صاحب کے متعلق علمائے کرام قسما قسم کی غلط فہمیاں پھیلائے ہوئے ہیں جیسے یہ کہتے ہیں کہ ان کا کلمہ اور ہے۔ ان کی نمازوں میں فرق ہے ان کا قرآن مجید اور ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے نہایت ہی عمدہ پیرا یہ میں ان سب غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اور اپیل کی کہ جماعت کا قریب سے مطالعہ کیا جائے اور اس کے لٹریچر کو پڑھ کر اس کے صحیح عقائد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔

یہ اجلاس چار گھنٹہ تک برابر جاری رہا۔ اور نہایت ہی دلچسپی کے ساتھ حاضرین نے اس جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ خاکسار نے جملہ حاضرین۔ مقررین۔ صاحب صدر اور پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر نے ایک پُرسوز لمبی دعا کرائی۔ اور یہ جلسہ رات کے ایک بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ کہ ہر دو جلسوں میں پبلک ہماری اندازہ سے بڑھ کر آئی۔ پہلے دن تو ہال کے اندر اور باہر جو کرسیوں کا انتظام تھا وہ ناکافی ثابت ہوا۔ اور بالآخر دریوں کا فرش کر کے اس پر حاضرین کے لئے جگہ بنائی گئی۔ بلکہ احباب جماعت نے انتظام کے مطابق آمدہ مسلم و غیر مسلم مہمانوں کے لئے کرسیاں خالی کر دی تھیں۔ اسی طرح دوسرے دن بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری بہت کافی تھی۔ اور اکثر احباب نے مبلغین کی تقاریر کی بے حد تعریف کی۔

ہال میں استقبال کا کام مکرم محمد لطیف صاحب کانپور و مکرم ظفر عالم خان صاحب و عبد الستار صاحب قائد کے سپرد تھا۔ انہوں نے نہایت عمدگی کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا۔ مردوں کے علاوہ ہال کے ایک سائڈ پر مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ دونوں جلسوں میں احمدی اور غیر احمدی مستورات کافی تعداد میں شریک ہوتی رہیں۔

اطفال احمدیہ نے مستورات کے لئے آب رسانی کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ انڈین میڈیکل ہال کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں اور کتبات سے سجایا گیا تھا۔ اور ہال کے اندر مختلف پیشوایان مذاہب کے بارہ میں قطعات آویزاں تھے جیسے شری کرشن زندہ باد۔ حضرت رام چندر زندہ باد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے۔ گورو نانک مہاراج کی جے وغیرہ وغیرہ۔

ہال کے باہر ایک سائڈ پر لٹریچر کی تقسیم اور اس کی فروخت کا بھی انتظام تھا یہ ہمارا پہلا تجربہ تھا کہ لٹریچر فروخت کے لئے رکھا گیا تھا اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تجربہ کامیاب رہا۔ اور کافی تعداد میں دوستوں نے لٹریچر خرید بھی کیا۔ اور بہت سا لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا یہ جملہ لٹریچر محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے صوبائی کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

کانفرنس کے ایام میں باقاعدہ اجتماعی نمازیں جو منی والے مکان میں ہوتی رہیں اور صبح کی نماز کے بعد درس ہوتا رہا۔ جو باری باری مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار نے دیا۔

ہماری صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی اطلاعات جس طرح اخبارات میں شائع ہوتی تھیں اسی طرح اخبارات میں صوبائی کانفرنس کے اختتام پر بھی مندرجہ ذیل اخبارات نے یہ مضمون شائع کیا کہ جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی دو روزہ صوبائی کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔

روزنامہ قومی آواز لکھنؤ
〃 پانیر لکھنؤ انگریزی
〃 نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ 〃
〃 نوجیون لکھنؤ ہندی
〃 جاگرن کانپور ہندی

مورخہ گیارہ جولائی کو حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت احباب جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کا ایک اجلاس ہوا جس میں صوبہ کی آئندہ تنظیم پر غور کیا گیا نیز طے پایا کہ یہ صوبائی کانفرنس ہر سال اترپردیش کے کسی علاقہ میں ہوا کرے گی۔ اور آئندہ سال کے لئے یہ طے کیا گیا کہ یہ کانفرنس اترپردیش کے صدر مقام لکھنؤ شہر میں ہو گی۔ انشاء اللہ۔ ا۔ ۔ ۔ تاریخیں وغیرہ تعیین ہونے پر احباب جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کو اطلاع کر دی جائے گی۔

بیعتیں

اس موقعہ پر خدا تعالےٰ کے فضل سے تین احباب بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرماوے۔ آمین۔

مجلس استقبالیہ کے زیر انتظام ۱۰ر جولائی کی شام سے ۱۲ر جولائی کی شام تک مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اخویم محمد مجید صاحب سوبیجہ وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کانپور کھانا پکوانے کے انچارج تھے۔ انہوں نے نہایت ہی محنت اور تن دہی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ اور وقت سے پہلے ہی نہایت عمدہ اور لذیذ کھانا تیار کر کے مہمانوں کے لئے پیش کیا۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

اگرچہ کانپور میں ہماری یہ پہلی کانفرنس تھی اور ہمیں اپنی کمزوریوں کا بھی احساس تھا مگر متعدد احباب نے میرے پاس آکر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا اور یہاں تک کہا کہ ہماری امیدوں سے بڑھ کر احباب جماعت کانپور نے ہمارے قیام و طعام کا انتظام کیا اور اس کے لئے ہم احباب جماعت کانپور کے بے حد ممنون ہیں۔ اسی طرح کھانا کھلانے کے انچارج اخویم محمد سعید صاحب تھے انہوں نے خدام و اطفال کی مدد سے اس کام کو احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر اس کانفرنس کے سلسلہ میں جن احباب نے کسی رنگ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ اور بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں مکھنیاں بازار کے تھانہ انچارج کا بھی از حد ممنون ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ حضرت میاں صاحب کی آمد کے دوسرے دن ایک افسوسناک واقعہ پیش آگیا کہ ایک احراری ٹائپ مسلمان نے ہمارے ایک دوست کے خلاف غلط رپورٹ تھانہ میں درج کرا دی۔ اور امن میں خلل ڈالنے کا منصوبہ بنایا مگر تھانہ انچارج نے فوراً اس پر کارروائی کی اور مزید احتیاط کے طور پر جب تک حضرت میاں صاحب کا قیام رہا۔ اس علاقہ میں ۲۴ گھنٹے کے لئے پولیس متعین کر دی گئی۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہی اطمینان سے ہمارے یہ ایام گذرے۔ محترم عبد الصمد صاحب صدیقی نے مختلف کاموں میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اسی طرح عزیزم پرویز۔ ماسٹر محمد لطیف صاحب۔ اگرچہ ان تینوں احباب کا تعلق احمدی ہونے کے ناطے جماعت سے نہیں مگر ان سب نے نہایت ہی فراخ دلی سے مختلف معاملات میں تعاون کیا۔

حضرت میاں صاحب کی کانفرنس میں شمولیت کی وجہ سے احباب جماعت احمدیہ کانپور کی مسرت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ہر دوست کی خواہش تھی کہ ہم آپ کو اپنے غریب خانہ پر دعا کے لئے لے جاؤں مگر وقت کی کمی کی وجہ سے سب احباب کے ہاں جانے کا پروگرام مشکل تھا اس لئے آپ کی مہمان نوازی کی سعادت کا زیادہ حصہ اخویم محمد مجید صاحب سوبیجہ کے حصہ میں آیا۔ اور انہوں نے اپنے بیٹے محمد سعید کے ساتھ نہایت ہی اخلاص اور محبت

کے ساتھ مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ان کا تو یہی جذبہ تھا کہ جب تک حضرت میاں صاحب کانپور قیام کریں تب تک ان کے ہاں ہی مہمان رہیں۔ لیکن بعض دوسرے احباب نے بھی دعا کے لئے آپ کو مدعو کیا۔ چنانچہ داروغہ صاحب داد خان صاحب نے مکرم محمد احمد صاحب سوبیجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور اور مکرم محمد سعید صاحب سیکرٹری امور عامہ کانپور نے آپ کو مختلف اوقات میں اپنے اپنے غریب خانہ پر مدعو کیا اور دعا کرائی اور ناشتہ بھی پیش کیا۔

میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے سردار اندر سنگھ صاحب سیکرٹری گوردوارہ سنگھ سبھا کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کئی امور میں تعاون فرمایا۔ بالخصوص کانپور کے میئر جناب سردار اندر سنگھ نے انتظامی تعزیر کے لئے وقت دینے کے معاملہ میں انہوں نے جاری کامل مدد فرمائی۔

مکرم محمد زاہد صاحب برادر خورد محمد احمد صاحب سوبیجہ اور محمد رفیق صاحب جو محمد احمد صاحب سوبیجہ کے بہنوئی ہیں۔ ان کے بھی ہم مشکور ہیں کہ اس موقعہ پر انہوں نے اپنے اپنے مکانات ہمیں عطا فرمائے۔ محمد زاہد صاحب کے مکان میں حضرت میاں صاحب اور چوہدری فیض احمد صاحب مقیم ہوئے اور مکرم محمد رفیق صاحب کے مکان میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب کا قیام رہا۔

ان ہر دو اصحاب کے مکان دینے سے ہمیں بڑی آسانی یہ ہوئی کہ مہمانوں کے قریب حضرت میاں صاحب اور مبلغین کا قیام رہا۔ اور اس طرح احباب کو حضرت میاں صاحب اور مبلغین کرام سے ملنے میں کافی سہولت رہی۔ اور میں حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا بھی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے نظارت کے خرچ پر مبلغین کرام کو صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے ارشاد فرمایا اور اس طرح ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ہماری صوبائی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مدد فرمائی۔

جیسا کہ میں شروع میں ذکر کر چکا ہوں صوبائی کانفرنس کے باقی اخراجات جماعت احمدیہ کانپور نے برداشت کئے۔ البتہ مکرم محمد عقیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے بغیر کسی تحریک کے سو روپے کی رقم ارسال کی۔ مجلس استقبالیہ میں جب اس رقم کی آمد کا معاملہ آیا تو مجلس نے فیصلہ کیا کہ مکرم محمد عقیل صاحب کی آمد پر ان سے بات کر کے اس کو طے کر لیا جائے گا۔ چنانچہ ان کی آمد پر جب ان کو یہ بات بتائی گئی کہ کانپور کی جماعت ہی اس خرچ کو خود برداشت کرنا چاہتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو ہنوز لکھنؤ سے رہے ہیں اور یہ بہر حال جماعت کانپور کو لینا ہی ہوگا۔ چنانچہ یہ رقم کانپور کی جماعت نے لینا منظور کر لیا۔ اسی طرح لکھنؤ کے احباب نے بھی ۷۵/- روپے کی مدد کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

رپورٹ کے آخر میں اپنی طرف سے جماعت احمدیہ کانپور کے ہر فرد کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جماعت کے اطفال خدام اور انصار اپنی ڈیوٹی میں نہایت مستعدی کے ساتھ لگے ہوئے تھے اور اگر ان سب کا تعاون حاصل نہ ہوتا تو ہمیں ایک کامیاب صوبائی کانفرنس کے انعقاد میں بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا۔

اگرچہ صدر مجلس استقبالیہ مجھے بنایا گیا تھا۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اگر مجلس استقبالیہ کے ممبران ہر قدم پر میرے ساتھ تعاون نہ کرتے تو میرے لئے اس کام کو سرانجام دینا انتہائی مشکل تھا جس محبت اور پریم کے ساتھ انہوں نے میرا ہاتھ بٹایا اور جملہ کاموں کو سرانجام دیا۔ میں الفاظ نہیں پاتا کہ میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اس لئے میں مجلس استقبالیہ کے ممبران کے لئے جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس کانفرنس کو کامیاب کیا۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ حسب ذیل احباب کو قارئین کرام اور درویشان قادیان اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکرم محمد مجید سوبیجہ۔ مکرم محمد احمد صاحب سوبیجہ۔ مکرم ظفر عالم خان صاحب۔ مکرم عبد الستار صاحب قائد مجلس۔ مکرم محمد لطیف صاحب سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری۔ مکرم محمد شفیع صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ داروغہ صاحب داد خان صاحب۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور آئندہ بھی دین کی خدمت کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ اُتر پردیش کے وہ احباب جو کانفرنس میں شریک ہوئے اور اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے اس کانفرنس کو انہوں نے کامیاب کیا

ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی وہ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر بیداری کا ثبوت دیں گے۔ اور جہاں بھی کانفرنس ہوگی اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں گے۔ فقط والسلام

بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی۔

مغربی جرمنی میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کا کامیاب دورہ

پُرتپاک خیر مقدم۔ جرمن نومسلموں کی طرف سے گہرے اخلاص و محبت کا اظہار۔ اور پریس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۲ جون کو کوپن ہیگن سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز ہمبرگ تشریف لائے۔ مکرم میاں صاحب کے ہمراہ برادرم میر مسعود احمد صاحب بھی تھے ہوائی اڈہ پر برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب (جو چار روز قبل ہمبرگ تشریف لے آئے تھے) کے ہمراہ انہیں خوش آمدید کہا۔ مسجد کے باہر دروازہ پر برادرم سعید KRETZSCHMAR اور برادرم محمود HASS نے استقبال کیا۔ اور برادرم محمود HASS نے محبت اور عقیدت کے جذبات کے ساتھ پھول بھی پیش کئے۔ اس دفعہ مکرم میاں صاحب کی ملاقات کے لئے احباب جماعت دور دور کے علاقوں سے تشریف لاتے۔ چنانچہ برادرم سعید KRETZSCHMAR دو سو میل کا سفر طے کر کے ایک روز قبل ہمبرگ تشریف لے آئے تھے۔ برادرم محمود HASS آج کل ملٹری ٹریننگ لے رہے ہیں اور اس سے رخصت حاصل کرنا قریباً ناممکن ہوتا ہے لیکن ہمارے اس احمدی دوست نے اپنے افسران اعلیٰ سے بڑی کوشش کے ساتھ رخصت حاصل کی اور ہمبرگ تشریف لے آئے۔ مکرم میاں صاحب کے پروگرام میں دو روز کا التواء ہو گیا اس لئے انہوں نے ٹیلیفون کر کے اپنی رخصت میں توسیع کروائی۔ افسر متعلقہ رخصت دینے پر آمادہ نہ تھا لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اپنے معزز مہمان کو ملے بغیر نہیں آ سکتے۔ ہمارے ایک معمر احمدی دوست OMAR ROMPF بھی ہمبرگ سے بیس میل دور رہتے ہیں۔ ان کی عمر اب ۸۲ سال ہے یہ بھی محبت اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے تشریف لے آئے۔ ہمبرگ کی جماعت کے دیگر جرمن احمدی افراد کے علاوہ فلسطین کے ایک احمدی دوست عیسیٰ داؤد اور الجیریا کے احمدی دوست محمد JALAS بھی مکرم میاں صاحب کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔ افریقہ کے احمدی دوست عبد الکریم صاحب بھی تشریف لائے۔ احباب جماعت شام کے ۸ بجے مسجد میں اکٹھے ہوئے چونکہ جمعرات کا روز چھٹی کا دن نہیں ہوتا اس لئے باہر سے تشریف لانے والے احباب کی یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ ایک معمر احمدی دوست مسٹر OMAR BEYER ہنوور سے بھی تشریف لائے۔ کم و بیش ۲ گھنٹہ تک احمدی احباب مکرم میاں صاحب کے ساتھ اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے رہے۔ اس ایمان افروز گفتگو کے بعد خاکسار نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد برادرم عبد الرحیم صاحب نواک (NOWAK) نے اپنے جرمن قرآن کریم کی کاپی مکرم میاں صاحب کی خدمت میں دستخطوں کے لئے پیش کی جس پر مکرم میاں صاحب نے دعا کے ساتھ اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ احباب جماعت کا یہ ایمان افروز اجتماع قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کی عملی تفسیر تھا۔

"واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانًا۔"

"اور تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔" (۳:۱۰۴)

اگلے روز بروز جمعۃ المبارک ساڑھے گیارہ بجے ALSTER دریا کے کنارے ایک کلچرل کلب "DIE INSEL" میں پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ یہ ہمبرگ کا بہترین علاقہ قرار دیا جاتا ہے۔ مکرم میاں صاحب کے پروگرام میں تبدیلی کے باعث انتظامات کو جلدی میں بدلنا پڑا لیکن پھر بھی بفضلہ تعالیٰ ۱۵ پریس کے نمائندے تشریف لے آئے ان میں جرمن نیوز ایجنسی کے دو نمائندے اور اہم پریس ایجنسی CONTI PRESS کا ایک نمائندہ بھی شامل تھے جنہوں نے متعدد فوٹو بھی لئے۔ اخبارات کے نامہ نگاروں کے علاوہ بعض مشہور جرنلسٹ بھی شامل ہوئے۔ کھانے سے پہلے پریس کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ برادرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ خاکسار نے مکرم میاں صاحب کا پریس والوں سے تعارف کروایا۔ اور مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو پیش کیا اور مکرم میاں صاحب کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ کے اسلامی مشنوں کی کامیابی کا نقشہ پیش کیا۔ مکرم میاں صاحب نے ایک مؤثر تقریر کے ذریعہ افریقہ کے مختلف علاقوں

میں اپنے سفر کے حالات بیان فرمائے۔ تقریر کے دوران جماعت احمدیہ کے ذریعہ مغربی افریقہ میں اسلام کی کامیاب تبلیغ اور اسکے خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان علاقوں میں آزادی سے پہلے افریقن غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کے دل اور دماغ بھی آزاد نہ تھے اس لئے مذہبی طور پر سوچنے اور سمجھنے سے عاجز تھے۔ لیکن اب آزاد ہونے پر انہیں عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرنے کا بھی موقع ملا اور ان پر اسلامی تعلیمات کی برتری اور عظمت واضح ہوتی گئی اور اسلامی تعلیمات مثلاً توحید باری تعالےٰ۔ مذہبی رواداری اور اسلامی اخوت اور مساوات نے ان کے دل و دماغ کو روشنی سے منور کرنا شروع کیا اور بعض تعلیم کی ترقی کے ساتھ انہیں خود اسلامی تعلیم کا مطالعہ کرنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ اس ملکی اور علمی انقلاب کے ساتھ اسلام کی تائید میں انقلاب برپا ہو چکا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے مبلغین کی شب و روز تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون اور دیگر مغربی افریقہ کے ممالک میں اسلام کامیابی اور سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے جس کا انہوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ تقریر کے بعد پریس کے نمائندگان نے سوالات دریافت کئے جن کے مکرم میاں صاحب نے جوابات دیئے اور اس بات پر بار بار زور دیا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے اور اس جماعت کا واحد مقصد دنیا میں تبلیغی مساعی کے ذریعہ اسلام کو پھیلانا ہے۔ خاکسار نے بھی یورپ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں بعض امور کو پیش کیا۔ ایک بجے کے قریب ہم وہاں سے فارغ ہوئے۔ مسجد واپس آنے پر خاکسار نے جمعہ اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔

اس پریس کانفرنس کا ذکر ہمبرگ کی ایک اہم روزنامہ اخبار ABENDECHO نے اپنی اشاعت مورخہ ۵ رجون میں مکرم میاں صاحب کی فوٹو کے ساتھ

"ہمبرگ میں بطور مہمان"

کے عنوان کے ساتھ جلی حروف میں کیا ہے۔ نامہ نگار نے تحریر کیا ہے:۔

"صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے پریذیڈنٹ ہیں اس جماعت کے اسلامی مشن تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جماعت کا مرکز ربوہ پاکستان ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے مشنوں کا دورہ اکثر کرتے رہتے ہیں۔ ۳ رجون کو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے خوشکن حالات بیان کئے انہوں نے اسلامی مشنوں کی کامیابی کے حالات بالخصوص لائبیریا۔ نائیجیریا غانا اور سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی کامیابی پر تبصرہ کیا اور کہا:۔

"میری طبیعت پر ان اسلامی مشنوں کے کامیاب نتائج کا گہرا اثر ہے۔ ہمارے مبلغین نے سوشل تحقیقات کو استوار کرنے اور اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے مشنوں کی کامیابی کے بارہ میں پوری طرح مطمئن نظر آتے تھے جرمنی میں بھی جماعت کی دو مساجد ہمبرگ اور فرینکفورٹ میں موجود ہیں"

اسی طرح جرمنی کی ایک مشہور پریس ایجنسی DER NORDSPIEGEL نے اس پریس کانفرنس کا مفصل ذکر اپنے شمارہ مورخہ ۱۶/۶/۶۰ میں کیا ہے جس کا خلاصہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج کیا ذیل ہے:۔

"صحرائے اعظم مغربی افریقہ میں اسلام کی ہمہ گیر اشاعت جماعت احمدیہ اپنا نصب العین قرار دے چکی ہے ان ممالک میں اس جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں ۱۹۲۱ء سے بڑی کامیابی سے جاری ہیں۔ بہ صراحت جماعت احمدیہ کے تبلیغی ادارے کے پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کہ جو حال ہی میں غانا۔ گیمبیا۔ نائیجیریا۔ اور سیرالیون میں اپنا تبلیغی دورہ مکمل کر کے آئے ہیں مغربی افریقہ میں اسلام آٹھویں صدی میں شمالی جانب سے پہنچا گزشتہ صدی کے نوآبادیاتی دور میں عیسائیت بھی افریقہ کے مغربی اور مشرقی صوبوں میں پہنچ گئی۔ اس کے پھیلنے کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ یہ بیرونی حکومتوں کا مذہب رہا ہے ان ممالک میں اسلام پھیلانے کا کام سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے منظم طور پر جاری کیا یہ تحریک جس کا مرکز ربوہ پاکستان ہے اپنے بانی کی اقتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلا رہی ہے جس کے نتیجہ میں گذشتہ چند سالوں میں مغربی افریقہ کے ایک معتدبہ حصہ نے جو پہلے اپنے آبائی مذہب پر قائم تھا اسلام قبول کر لیا ہے اسلام کی ترقی کی موجودہ رفتار عیسائیت کی ترقی کی رفتار سے کہیں بڑھ کر ہے اسلام کی مقبولیت کی زیادہ تر وجہ اسلام کے اصولوں کا فطرت کے مطابق ہونا ہے خدا تعالےٰ کے متعلق اسلام میں توحید کا تصور عیسائیت کے تثلیث کے تصور کے مقابلہ میں انسانی فکر سے زیادہ قریب ہے۔

اعداد و شمار کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں ترقی کا جائزہ یوں لیا جا سکتا ہے کہ غانا میں ۲۴۷ تبلیغی مراکز۔ سیرالیون میں ۴۴ نائیجیریا میں ۲۸ مراکز ہیں غانا میں ۱۵۱ مساجد نائیجیریا میں ۱۹ اور سیرالیون میں ۲۵ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں غانا میں جماعت کے ۱۲ اسکول نائیجیریا میں ۱۰ اور سیرالیون میں ۴ سکول ہیں۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ تبلیغی مراکز دارالسلام اور نیروبی میں ہیں وہاں بھی جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے اور اب تک ۲۰ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔

یورپ میں بھی جماعت منظم طور پر تبلیغ کر رہی ہے انگلینڈ۔ سکنڈے نیویا۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مراکز موجود ہیں۔ جرمنی میں ہمبرگ اور فرانکفورٹ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ نیورمبرگ میں بھی جماعت کا مشن موجود ہے جس کے انچارج ایک جرمن نومسلم ہیں"

اس مختصر رپورٹ سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ محترم جناب میاں صاحب کا تین روزہ قیام ہمبرگ کتنا مفید رہا۔ اس دورہ میں آپ نے جرمنی میں تبلیغ کے کام کا پورا پورا جائزہ لیا اور اپنی قیمتی ہدایات اور نصائح سے نوازا جن پر ہم انشاء اللہ پورا پورا عمل کریں گے وباللہ التوفیق۔ انکی محبت اور اخلاص کا ہمارے قلوب پر گہرا اثر ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ہمبرگ میں تین روزہ قیام کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مورخہ ۷ رجون کو فرانکفورٹ تشریف لے گئے ہوائی اڈہ پر مولوی فضل الٰہی صاحب انوری انچارج فرانکفورٹ مشن کے علاوہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ اور دیگر پاکستانی احمدی و غیر احمدی احباب آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب جو لنڈن سے پاکستان جاتے ہوئے ایک دن قبل ہی فرانکفورٹ میں تشریف لائے ہوئے تھے بھی موجود تھے۔ جرمن ہوائی کمپنی کا جہاز جس پر مکرم صاحبزادہ صاحب ہمبرگ سے فرانکفورٹ پہنچے ٹھیک نو بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچا۔ ضروری مراحل سے گزرنے کے بعد جب صاحبزادہ صاحب موصوف اور مکرم سید مشتاق احمد صاحب باہر تشریف لائے تو آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے بعض دوستوں نے پھولوں کے گلدستے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے سب حاضرین کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں دو عرب دوستوں کی کاروں کے ذریعہ سب قافلہ مشن ہاؤس میں پہنچا۔ چونکہ فرانکفورٹ میں مکرم صاحبزادہ صاحب کا قیام چند گھنٹے ہی تھا سوائے ملاقات کے اور کوئی خاص پروگرام نہیں رکھا گیا تھا مشن ہاؤس میں پہنچتے ہی سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ صاحب نے مسجد میں دو نوافل بطور شکرانہ ادا کئے۔ اس کے بعد حاضر دوستوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

۴ بجے سے ۶ بجے تک جو قیام الاقامت کا وقت تھا جرمن مسلم و غیر مسلم مہمانوں کا تانتا بندھا رہا۔ آپ نے ہر ایک کو ملاقات کا شرف بخشا ۶ بجے مشن ہاؤس سے چل کر دوستوں کی معیت میں آپ ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں قابل ذکر مکرم آغا ... کے ہیڈ ماسٹر ... صاحب تھا جو کہ نہ صرف بڑی عقیدت مندی سے آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے بلکہ بڑے اصرار سے ہوائی اڈہ پر لے جانے کے لئے اپنی کار پیش کی۔ ہم ان کی اس پیشکش کے لئے ان کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ ان کے علاوہ مصری سفارتخانہ کے ایک دوست مسٹر سعید بھی آپ کے ہمراہ رہے اور بڑی عقیدت مندی کا اظہار کرتے رہے

مکرم صاحبزادہ صاحب کے فرانکفورٹ تشریف لانے کی خبر ایک ہفتہ قبل ہی تین اہم مقامی اخبارات میں چھپ چکی تھی۔ آپ کی تشریف آوری سے ایک دن قبل جلی عنوانات کیساتھ آپکی آمد کی خبر شائع ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مکرم میاں صاحب کو پوری صحت کیساتھ خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی قیادت میں ہمیں بھی سلسلہ عالیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد اللطیف مبلغ انچارج جرمن مشن

اعداد و شمار کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں ترقی کا جائزہ یوں لیا جا سکتا ہے کہ غانا میں ۲۴۷ تبلیغی مراکز سیرالیون میں ۴۴ نائیجیریا میں ۲۸ مراکز ہیں۔ غانا میں ۱۵۱ مساجد نائیجیریا میں ۱۹ اور سیرالیون میں ۲۵ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ غانا میں جماعت کے ۱۲ اسکول۔ نائیجیریا میں ۱۰ اور سیرالیون میں ۴ سکول ہیں۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ اہم تبلیغی مراکز دارالسلام اور نیروبی میں ہیں۔ وہاں بھی جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ اور اب تک ۲۰ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔

یورپ میں بھی جماعت منظم طور پر تبلیغ کر رہی ہے۔ انگلینڈ۔ سکنڈے نیویا۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مراکز موجود ہیں۔ جرمنی میں ہمبرگ اور فرینکفورٹ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ نیورمبرگ میں بھی جماعت کا مشن موجود ہے جس کے انچارج ایک جرمن نومسلم ہیں"

(جرمنی کا ایک اخبار)

سائنس کی دنیا

زہریلے جانوروں کے زہر سے مفید دواؤں کی تیاری

بہت سے مادوں کی جو زہری جانوں پر شدید طور پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں اگر پورے طور پر کنٹرول اور نگرانی کی جائے تو وہ بہت کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں اس کی ایک کسی قدر آسان وجہ یہ ہے کہ کیوں سائنسدان زہریلے جانوروں اور پودوں کے ایک بڑا ہر مختلف میدان میں نئی نئی دوائیوں کی تلاش کرتے ہیں۔ امریکہ اور بیشتر دوسرے ملکوں میں ان خطوط پر تحقیق و مطالعہ ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے طاقتور قدرتی زہر کو لیجئے جو "فوگو" مچھلی میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت زہریلی مچھلی ہے جو جاپان کے ارد گرد کے سمندر میں پائی جاتی ہے۔ اگر اسے ٹھیک ڈھنگ سے تیار کیا جائے تو فوگو ایک لذیذ خوراک بنتی ہے لیکن اگر اس میں کچھ زہریلا مادہ رہ جائے تو یہ ہلاکت ثابت ہوتی ہے اس مچھلی نے جاپان کے اتنے لوگوں کو ہلاک کیا ہے کہ حکام اسے صحت عامہ کے لئے ایک خطرہ تصور کرتے ہیں اور انہوں نے بعض ریسٹورنٹوں کو چھوڑ کر تمام ریسٹورنٹوں میں اس کی فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔ جن ریسٹورنٹوں میں اس کی فروخت کی اجازت ہے وہاں لائسنس یافتہ باورچی اس کے زہریلے اعضاء۔ بیضہ دان، انڈوں کا گچھا، جگر اور کھال الگ کر دیتے ہیں۔

فوگو میں پائے جانے والے ہلاکت کیمیکل کا نام "ٹیٹروڈوٹاکسن" (TETRODOTOXIN) ہے۔ یہ ایک طاقت ور اعصابی زہر ہے جو فالج کے ذریعہ موت کا سبب بنتا ہے۔ یہ فوری اثر کرتا ہے۔ اور ان طاقتور ترین زہروں میں سے ایک ہے جو اب تک انسانی علم میں آ چکے ہیں۔

لیکن فوگو کا زہر اس وقت مفید اثرات بھی دکھاتا ہے۔ جب ڈاکٹر محدود مقدار میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ جاپان کے لوگ درد اور اعضاء کی اینٹھن دور کرنے اور کینسر کے مریضوں کے آخری ایام میں تسکین دینے کے لئے اس کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ ایک مسکن دوا کے طور پر "ٹیٹروڈوٹاکسن" کوکین سے تقریباً ۴ ہزار گنا زیادہ طاقت ور ہے۔

اگرچہ "ٹیٹروڈوٹاکسن" کو ایک دوائی کے طور پر وسیع پیمانے پر استعمال نہیں کیا جاتا تاہم اب تک اس کی جو تاثیر معلوم ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حیوانوں کے زہر مستقبل میں انسانی امراض کے علاج میں بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

بہت سے نباتاتی زہروں کو بھی دوائیوں کے طور پر پہلے ہی فروغ دیا جا چکا ہے "کیورے" (ایک قسم کا زہریلا گوند) ایک نہایت طاقتور مرکب محلول ہے جس میں جنوبی امریکہ کے جنگلوں میں رہنے والے لوگ اپنے تیروں کو اس وقت ڈبوتے ہیں جب وہ جانوروں یا دشمنوں کو مفلوج بنانا چاہتے ہیں۔ اسے اعصابی بیماری کے مریضوں اور ٹانگوں کے فالج اور تشنج کے بیماروں کی رگوں اور پٹھوں کو آرام پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بیلاڈونا ایک ایسا پودا ہے جس سے مارک انٹونی کے تحت روما کی فوج زہر خوردنی کا شکار ہو گئی تھی۔ اس میں ایسے کیمیکل شامل ہیں جن سے پیٹ کی اینٹھن دور کی جاتی ہے۔ اور پتلیوں کو پھیلایا جاتا ہے۔ بہتے ہوئے خون کو روکنے والی ایک دوائی ارگاٹ (ERGOT) اس سے نکالی گئی ہے جو ایک ایسا فنگس ہے جو قرون وسطیٰ کی متعدد وباؤں کے لئے ذمہ دار تھا۔ ان میں سے ایک وبا نے تقریباً ۴۰ ہزار یورپینوں کی جان لی تھی۔

جانوروں خصوصاً آبی جانوروں کے زہروں میں تحقیق و مطالعہ امریکہ میں برسوں سے جاری ہے۔ پنسلوینیا یونیورسٹی کے ایک گروپ نے ڈاکٹر ایل۔ دی۔ سبزن نے زندہ خلیوں کی تحقیق و سیع تر کیا ہے۔ یہ صلاحیت کینسر کے علاج میں مفید ثابت ہو سکتی ہے جس سے خلیے بے حساب بڑھتے ہیں۔

دوسرے طبی سائنسدانوں کی رپورٹ ہے کہ ٹوڈ مچھلی کا زہر ذیابیطس میں مفید ہو سکتا ہے۔ سٹنگ رے کا زہر دل کی تیز دھڑکن کو اعتدال پر لاتا ہے اور کسٹون فش اور ریور فش (ایک قسم کی مچھلیاں) کے زہر جرثون کے کچھ حصوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ لیبارٹری میں تجربوں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

بعض قسم کے سمندری سانپ ایسے زہر خارج کرتے ہیں جو کینیڈین سانپ کے زہر سے ۵۰ گنا زیادہ طاقتور ہیں۔ بعض دریائی جانوروں کے ڈنک ہلکے ہیں اور بعض کے نہایت تکلیف دہ۔ لیکن ایک قسم کا جانور جو سمندری بھڑ کے نام سے موسوم ہے نہایت زہریلا ہوتا ہے جو علم میں آ چکا ہے یہ ایک انسان کو صرف تین منٹ میں ہلاک کر سکتا ہے۔

بعض امریکی اور جرمن سائنسدانوں نے جو سٹینفورڈ یونیورسٹی پالو آلٹو (کیلیفورنیا) میں کام کرتے ہیں جانوروں کے زہروں کے متعلق اپنے تحقیق و مطالعہ کے دوران میں ایک عجیب اتفاق کی دریافت کی ہے کہ کیلیفورنیا کے ایک چھوٹے سے جانور نیوٹ (NEWT) کا زہر فوگو کے ٹیٹروڈوٹاکسن سے کیمیاوی طور پر مطابقت رکھتا ہے۔

سٹینفورڈ کے محققوں نے اس امر کا تعین کیا ہے کہ نیوٹ کا خالص زہر سائنائڈ (CYNIDE) سے ایک ہزار گنا اور سٹرکنین سے ۵۰ گنا زیادہ طاقتور ہے

زہریلے جانوروں کے تمام مسئلے کی سائنسدان اور طبی محقق بڑی شدت سے جانچ کر رہے ہیں۔ اور یہ موضوع محض زہر شکنی سے زیادہ ہے۔ تحقیق و مطالعہ کے اس شعبے کے ایک لیڈر ڈاکٹر بروس ڈبلیو ہیلسٹیڈ نے جو ورلڈ لائف ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (کالٹن۔ کیلیفورنیا) کے ڈائریکٹر ہیں کہا ہے کہ یہ نیت بڑھتی ہوئی سائنسی شہادت ہے کہ یہ زہریلے جاندار اور ان کے زہر کل کے حیات بخش جراثیم کش دواؤں کینسر کے علاج اور دیگر ناگزیر معالجاتی وسیلے ثابت ہو سکتے ہیں۔

(امریکی خبرنامہ دہلی ۲۷/۷/۶۵)

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

اسکے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔" (الحکم ۵ رجولائی ۱۹۰۸ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی کوئی انسان زندہ نہیں رہتا ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کرکے خدا کے پاس جانے والے ہیں یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی جہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئیگا جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوگا وہی ہمارے کام آئے گا پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھو۔"

"تحریک جدید ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والا ادارہ ہے جب تک قوم زندہ رہیگی یہ آپکے ساتھ وابستہ رہے گا۔

بے شک یہ دن قحط اور مصائب کے ہیں

مگر یاد رکھو ایسے وقت میں جو دین کی خاطر قربانی کرتے ہیں وہی خدا تعالیٰ کے محبوب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اگر تم اسے کھو دو گے تو بد قسمت ہو گے ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضہ ہے کہ تحریک جدید ہمیشہ جاری رہے جماعت کا ہر فرد اس میں شامل ہو کر فرض شناسی کا ثبوت دے!

جو احباب ابتک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کر سکے وہ مندرجہ بالا ارشادات کا بغور مطالعہ کریں اور جائزہ لیں کہ کیا قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے ایسے ہی حالات میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے قربانیاں نہیں کی تھیں اگر وہ لوگ ایسی قربانیاں کر سکتے ہیں تو ہمارے لئے کیا مشکل ہے صرف ارادہ اور ہمت کی ضرورت ہے ایسا کامل ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے اگر ایسا کامل ایمان پیدا ہو جائے تو کوئی بھی مشکل نہیں رہتی جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنا مشکل نہیں۔ ایمان لانا مشکل ہے جب کسی کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے اسکے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔"

مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں اسے پورا بھی کرے لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ولادت

آج مورخہ ۳ر اگست کو خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کے نیک صالحہ اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نام امۃ الباری تجویز کیا گیا ہے۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

آپ کا چندہ مورخہ ۶۵-۷-۲۸ و ۶۵-۸-۲۸ کو ختم ہے

خریداری نمبر	نام
۱۰۴۱	مکرم محمد شمس الحق صاحب بنگال
۱۰۳۵	مکرمہ والدہ صاحبہ شاہ شکیل احمد صاحب آرہ
۱۰۵۷	مکرم جناب عنایت حسین صاحب پیلی بھیت
۱۰۵۹	״ سیٹھ محمد یوسف صاحب باٹی کلکتہ
۱۰۶۲	״ اے ایچ محمود صاحب اننت ناگ
۱۰۷۲	״ راجہ مظفر خاں صاحب بندرباری
۱۰۸۲	״ صالح محمد صاحب الہ دین بلڈنگ سکندر آباد
۱۰۸۳	״ اے۔ اے۔ حکیم ڈی گنڈی گوارڈ
۱۰۸۴	״ ایس کے فقیر محمد صاحب اڑیسہ
۱۰۹۰	״ کے۔ پی مصاحب خاں صاحب کیرنگ
۱۰۹۱	״ محمد فیروز الدین صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ برہ پورہ
۱۱۵۵	״ ایم عبد القادر صاحب کوٹار
۱۱۵۷	مکرمہ صفیۃ النساء بیگم صاحبہ کشمیر
۱۱۷۳	مکرم جناب قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ
۱۲۰۲	مکرم سید کمال الدین صاحب لبنہ
۱۲۰۳	״ محمد منور صاحب سیکرٹری مجلس انصار اللہ ہاری پاری گام
۱۲۰۵	مکرمہ محترمہ منہی۔ بو صاحبہ بیلی
۱۲۲۳	مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ملے پلی جدید حیدر آباد
۱۲۴۷	مکرم محمد ظہور حسن صاحب بیجی پور
۱۲۵۱	״ میر احمد صادق صاحب ایم۔ اے آستانہ ذوقی حیدر آباد
۱۲۵۲	مکرم ماسٹر خلیل الدین صاحب شالی
۱۲۵۸	״ محمد عبد اللہ صاحب قریشی نگمم پیٹ
۱۲۶۴	مکرم عبد الغنی صاحب یوگام
۱۲۶۶	״ سید جعفر حسین صاحب شاہ نگر
۱۲۶۸	״ خوشو میاں صاحب بیلی
۱۲۶۹	״ سید غلام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر کٹک

خریداری نمبر	نام
۱۲۷۶	مکرم ایس۔ اے ستار صاحب سیکرٹری مال کوٹیلہ
۱۲۸۱	مکرم جے حامد صاحب کرنول
۱۲۸۲	״ ایم نسیم خان صاحب بھگا ڈل
۱۲۹۵	اہلیہ صاحبہ شیخ محمد انعام الحق صاحب حیدر آباد
۱۲۹۷	مکرم محمد اسلام صاحب ین پوری
۱۲۹۸	״ مسٹر عطاء الحق صاحب پٹنہ
۱۲۹۳	״ محمد احسن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندہ جن
۱۳۰۰	״ پروفیسر مبارک احمد سرہنگ
۱۳۰۱	״ محمد سلیمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمشید پور
۱۳۲۶	مکرمہ سیدہ احمدی خاتون صاحبہ سونگھڑہ
۱۳۵۱	مکرم پی عبد الحمید صاحب بانیان روڈ بمبئی
۱۴۲۱	مکرم محمد احمد صاحب احمدی سوپیچ کانپور
۱۴۲۶	״ سیٹھ محمد صاحب بمبئی
۱۴۳۷	״ ایس۔ او سلام صاحب بھوبنیشور
۱۶۱۴	״ ایم حسین صاحب وکیل شورہ پور
۱۶۴۱	״ محمد نور الحق صاحب کٹک
۱۶۴۶	״ وی۔ اے خان صاحب اساونتے اڑیسہ
۱۶۵۰	״ نذیر احمد صاحب انڈیان
۱۶۵۱	״ جناب خان صاحب محمد علی خان انڈیان
۱۶۵۲	״ احمد علی صاحب انڈیان
۱۶۵۳	״ نظام الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈاکی
۱۶۵۸	״ خیر الحسن صاحب سب گر آسام
۱۶۶۵	״ مولانا نذیر احمد صاحب نور ی لکھنؤ
۱۶۶۶	״ سیٹھ بشیر الدین صاحب حیدر آباد
۱۶۶۷	مکرمہ مسز فاطمہ صاحبہ بوسنی کلکتہ
۱۶۶۹	״ ای۔ وی عبد العزیز صاحب کوڈالی
۱۶۷۹	״ ایس۔ ایم احمد صاحب کیل بانی
۱۶۸۰	״ محمد بشیر الدین صاحب پیر رگھو پور
۱۶۹۰	״ احمد حسین صاحب تیاپوری پونہ
۱۵۲۲	״ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب کونگام

مہربانی فرما کر مندرجہ بالا خریداران بدر پندرہ یوم کے اندر اندر چندہ بدر ارسال فرما کر مشکور فرما دیں۔ نیز چندہ کی ارسالگی سے دفتر بدر کو بھی مطلع فرما دیں تاکہ ان کے نام کا پرچہ جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر بدر قادیان)

اعلان

جو احباب مجھ سے خط و کتابت رکھتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ خاکسار کی رفیقۂ حیات کی وفات کے بعد میں اپنے لڑکے کے پاس آگیا ہوں اور میرا پتہ حسب ذیل ہے:۔

حاجی عبد الکریم معرفت محمود اے خان ۱۲ قصر زینب۔ کلب روڈ

کراچی ۴

QASRE ZAINAB

جو نام شائع کرانے کی غرض سے چندہ دیتا ہے

وہ دُنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے۔ تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمتِ دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جاویں کاغذات کا کیا اثر ہے ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص آسمان پر لکھا جاتا ہے۔ وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابد الآباد تک ہوتا ہے۔ میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شائد بہت ہی کم جانتے ہوں لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے مثلاً میں نظیر کے طور پر کہتا ہوں کہ مرزا یوسف میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں۔ میں نے ان کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح میرے بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ مرزا صاحب اُس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں۔ اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوش محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔ جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اسی قدر اعمال میں بھی قوت ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر یہ قوتِ ایمانی پورے طور پر نشو و نما پا جاوے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی امر اس کے سدِّ راہ نہیں ہو سکتا وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامل اور دریغ نہ کرے گا۔"

ناظر بیت المال قادیان

اعلانِ نکاح

عزیز مسعود احمد صاحب ولد محمد یعقوب صاحب ساکن کھمم ضلع حیدر آباد کے نکاح کا اعلان کل مورخہ ۳۰ جولائی کو جمعہ کے خطبہ سے قبل مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت نے فرمایا۔ عزیز مسعود احمد صاحب کا نکاح مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر پر مسماۃ فریدہ بیگم بنت سید غلام دستگیر صاحب ساکن نلک نا تحصیل غزنی ضلع حیدر آباد۔ آندھرا سے قرار پایا ہے۔ لڑکی کے ولی ان کے بھائی سید جہانگیر علی صاحب کی طرف سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ کو وکیل مقرر کیا گیا تھا۔ اور لڑکے کی طرف سے مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان کو وکیل مقرر کیا گیا تھا۔ بوقت اعلان نکاح ہر دو صاحبان نے ایجاب و قبول فرمایا۔ اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اس موقعہ پر ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جو عزیزہ فریدہ بیگم صاحبہ کے بھائی ہیں۔ انہوں نے دس روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے بہشتی مقبرہ اعانت بدر عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار

جہانگیر علی ساکن نلک نا ضلع حیدر آباد

آندھرا

ولادت: خداک اللہ کی ایک ... اللہ تعالیٰ نے ۶۵-۷-۲۵ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ عزیز کا نام بسیم احمد رکھا گیا۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و سلامتی اور ... عمر دراز ... کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت ہائے احمدیہ یورپ کا پہلا جلسہ

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ مقیم لندن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعتی اخوت کو مضبوط کرنے اور تعلیمی، تربیتی و تبلیغی اغراض کے پیش نظر مرکزی جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا۔ انہی مقاصد کے پیش نظر مختلف جماعتیں بھی سال میں ایک بڑا جلسہ کرتی ہیں۔ یورپ کی جماعتوں کا ایک اکٹھا جلسہ آج تک نہیں ہوا تھا۔ وکالت تبشیر کی منظوری سے اس سال اگست کے پہلے ہفتے میں ایسے جلسہ کا لندن میں انعقاد تجویز کیا گیا ہے چونکہ یہ جلسہ آئندہ جلسوں کی بنیاد ہوگا اس لئے جہاں اس کا انعقاد باعث مسرت ہے۔ وہاں فکر بھی ہے کہ ہم اعلیٰ پایہ کی معیاری روایات قائم کر سکیں۔ اور اس ڈگر پر ان جلسوں کے نظام کو چلا سکیں کہ اس سے عظیم الشان اسلامی اخوت کی بنیاد قائم ہو۔ اور ہماری ترقی کی رفتار تیز ہو جلسہ میں شریک ہونے والے ہر قسم کی برکات سے مستفیض ہو کر نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ اپنے اپنے ممالک کو لوٹیں۔ اور اسلام کے مستقبل کی شاندار عمارت کے لئے بنیادی پتھر کا کام دیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی تحریک کے لئے یہ درخواست پیش کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے امام بشیر احمد خاں صاحب رفیق اور جماعت انگلستان کو کہ انہوں نے تمام مہمانوں کی میزبانی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ ذمہ داری نازک اور مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں باحسن ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ان سب پر بہت فضل فرمائے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس جلسہ کا افتتاح فرما دیں جسے انہوں نے منظور فرما لیا ہے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم سب یورپ کے احمدی ان سے اور دیگر بزرگوں سے جو لندن میں موجود ہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

خاکسار: مشتاق احمد باجوہ

خبریں

نئی دہلی ۱۳؍اگست اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آج دہلی میں اپنی پریس کانفرنس میں سکھوں کیلئے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے حق خود ارادیت کا مطالبہ کیا اور کہا کہ سکھوں کو اس بات کا حق ملنا چاہیئے کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر سکیں اور یہ حق حاصل کرنے کے لئے تمام مناسب اور جائز راستے اختیار کئے جائیں گے ماسٹر تارا سنگھ نے کھل کر شیخ عبد اللہ اور رود لیش ناگاؤں کی حمایت کی پہلے انہوں نے ایک تحریری بیان اخباری نمائندوں میں تقسیم کیا اس کے بعد انہوں نے سوالوں کے جواب دیئے مگر بیشتر سوالوں کا جواب مسٹری خوشونت سنگھ اور اکالی ممبر پارلیمنٹ سٹری کپور سنگھ دیتے تھے۔ جس پر اخباری نمائندوں نے پروٹسٹ بھی کیا۔ اس بیان میں کہا گیا تھا کہ ملک کی تقسیم کے موقعہ پر ہندوستانی لیڈروں نے سکھوں کو یقین دلایا تھا کہ سکھوں کو آزاد سیاسی پوزیشن دی جائے گی۔ لیکن حصول آزادی کے بعد وہ سبھی وعدے بھول گئے آزادی کے بعد ہندو راج ملک پر چھا گیا۔ ہندی کو زبردستی ٹھونسا جا رہا ہے۔ سرکاری تقاریب میں ہندو رسوم ادا کی جاتی ہیں مگر سکھوں عیسائیوں اور مسلمانوں کی رسوم کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ہندو اکثریت اقلیتوں کی جانب جارحانہ نظروں سے دیکھتی ہے کلکتہ جبل پور علی گڑھ اور جمشید پور کے فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔

گنگٹوک ۱۳؍اگست۔ بتایا گیا ہے کہ شاہ کھٹمنڈو پر قاتلانہ حملہ کی کوشش کے سلسلہ میں بارہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ واقعہ کی موصول شدہ تفصیل کے مطابق واقعہ اس وقت ہوا جب شاہ کھٹمنڈو پارو کے پوکھرا کے قریب نصب خیمہ میں تاش کھیل رہے تھے تقریباً ۱۲ بجے رات وہ خیمہ میں منتقل ہو گئے اور کچھ مشتبہ نوعیت کا شور سننے پر انہوں نے باہر جھانکا کر دیکھا تب نامعلوم حملہ آوروں نے

خانگی کی اوران پر دستی بم پھینکا شاہ نور اُمید سے زمین پر لیٹ گئے اور بچ گئے مہارانی کی ملکہ اپنی لڑکی کے ہمراہ صبح کا لمبونگ سے پارو کے لئے روانہ ہو گئیں۔

راولپنڈی ۱۳؍اگست۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج نیشنل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان سرکار نے بھارت کو ایک خط لکھا ہے جس میں اسے کہا گیا ہے کہ بھارت فراکا بند جو تعمیر کر رہا ہے اس سے مشرقی پاکستان پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی سطح پر بات چیت کی جائے۔ ابھی تک بھارت نے اس تجویز کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے جواب کا انتظار ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو اس زبردست نقصان کا احساس ہے جو فراکا بند کی تعمیر سے مشرقی پاکستان کو ہو سکتا ہے۔

ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت سے تربیت کا حصہ علیحدہ کر کے نظارت دعوۃ و تبلیغ سے وابستہ کر دیئے جانے کے متعلق

نظارت تعلیم و تربیت کے پاس جماعتوں میں تربیت اصلاح پند و نصائح اور انسداد تنازعات شکایات کیلئے مؤثر کام کرنے کے واسطے عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کاموں کی تکمیل نظارت دعوۃ و تبلیغ کے توسط سے مبلغین سے کروائی جاتی تھی اور اس طرح طول عمل کے ساتھ کارروائی کی تکمیل میں بھی کافی وقت لگ جاتا تھا۔

ان دقتوں کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نظارت تعلیم و تربیت سے تربیت کا شعبہ علیحدہ کر کے نظارت دعوت و تبلیغ کیساتھ وابستہ کر دیا ہے تاکہ یہ نظارت اپنے مبلغین کے ذریعہ جماعتوں کے تربیتی کاموں کو بروقت اور بطریق احسن کروا سکے۔

لہذا جماعتوں اور احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب نظارت تعلیم کے ماتحت صرف تعلیم کا شعبہ ہوگا۔ اور مقامی و بیرونی درسگاہوں کے معاملات انتخابات ایکی گرانٹوں طلباء بلوانے انکے تعلیمی وظائف، مساجد اور لائبریری کے کام اسی نظارت کے سپرد ہونگے اور ان امور کے بارہ میں نظارت تعلیم سے خط و کتابت کی جانی چاہیئے۔

جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ وہ آئندہ اپنی رپورٹیں ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے نام بھجوایا کریں۔ وضاحتاً عرض ہے کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقرر امام مسجد بغیرانہ جماعت دوستوں میں رشتہ ناطہ کے متعلق اجازت یا عدم اجازت، جماعت کے دوستوں کی تربیت و اصلاح پند و نصائح اور رفع تنازعات وغیرہ امور تربیت کے شعبہ سے متعلق رہیں! ان امور کے بارہ میں نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے خط و کتابت کی جانی چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان